سُمرنہ کا کلیسیائی زمانہ

Smyrnean Church Age

فرمُوداہ از: ولیم میرئین برینہم

مترجم: بھائی نوبل ایس گِل

Translated By: Bro. Noble S Gill

Published by: End Time Message Believers;

Islamabad, Pakistan

We are thankful to Gospel Way Outreach ;Kaiapoi, New Zealand. They have given us helping hand to publish the books. Because this church has helped us to spread the End Time Message, which was given to Brother Willam Marrion Branham.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سُمرنہ کا کلیسیائی زمانہ

مکاشفہ 2:8-11

1-110 ''اور سمرنہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو اول و آخر ہے اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیری مصیبت اور غریبی کو جانتا ہوں (مگر تو دولتمند ہے) اور جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں، ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں ۔ جو دکھ تجھے سہنے ہونگے ان سے خوف نہ کر۔ دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تا کہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے ۔ جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے اس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا''۔

تعارف

1102 آپ کی یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے میں ایک بار پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے مختلف زمانوں کے پیامبروں یعنی فرشتوں کے نام کس طرح تلاش کیے۔ خدا نے اپنے اعلیٰ خیال کے مطابق اس بات کا خاص خیال رکھا کہ نئے عہدنامے کی کلیسیائی تواریخ گم نہ ہونے پائے۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ اس نے بنی اسرائیل کی تواریخ کا خیال رکھا اور اسے بائبل میں قلمبند کروا کر آج بہت سے طوماروں مٹی کے برتنوں اور دیگر دستکاریوں کے ذریعے جن کا ماہرِ آثارِ قدیمہ نے دریافت کرنے کے بعد ترجمہ کیا ہے، تصدیق فرماتی ہے۔ دراصل ہمارے پاس بائبل کی تواریخ کے پہلے صفحہ سے لے کر زمانہ حال کی ایک مسلسل ترتیب ہے یوں ہم تواریخ کو پڑھ کر معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کون سا شخص یا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اشخاص تھے جو مختلف زمانوں میں خدا کے اصل نمونے پولس کی مانند تھے۔اس سلسلے میں صرف ایسے لوگوں کا جائزہ لیا جائے گا۔جنہیں خدا نے اپنے لوگوں کو سچائی کے کلام کی طرف واپس لانے کے لیے استعمال کیا۔ پھران میں سے بھی ہر زمانے میں ایک ہی شخص ہوگا جو کلام کے نمونے اورقدرت کے ساتھ بڑی صفائی کے ساتھ کھڑا ہوگا۔اور وہی پیامبر ہوگا۔زمانوں کا تعین بھی تواریخ کے مطالعہ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔اوراس کے لیےصرف ان زمانوں کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جن کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ یہ سب تواریخ کے ساتھ ایک مکمل مطابقت رکھتا ہے جیسا کہ فی الحقیقت ہونا بھی چاہیے۔ چونکہ کلیسیائی زمانوں کی پیشنگوئی خدا نے کی ہے۔اوران کی حالت کو بھی عیاں کیا ہے اس لیے جو تواریخ اس کے بعد مرتب ہوگی، وہ عین بائبل کے مطابق ہی ہوگی ۔ یہ اس قدر سادہ ہے کہ یہ سادگی کلام کی چابی ہے ۔لیکن ان تمام حقائق کے باوجود میں نے محض ایک محقق اور تواریخ دان بننے کی کوشش ہی نہیں کہ بلکہ ان کے ساتھ روحانی خیالات کا حامل بننے کی جستجو بھی کی ہے۔ چنانچہ جن اشخاص کو میں نے منتخب کیا ہے ان کے لیے خدا کی واضح منظوری کا بڑا دخل ہے۔ یہ سچ ہے جیسا خدا بھی میرے دل کو جانتا ہے۔

پیامبر

1-1-11 ہر زمانے کے پیامبر کو چننے کے لیے ہم خداداد طریقے کو بروئے کار لاتے ہوئے بغیر کسی جھجک کے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ خدا نے اس حیثیت کیلیے آرینیئس کو سرفراز کیا۔ وہ ایک عظیم مقدس اور ایمان کے سپاہی پولیکارپ کا شاگرد تھا اور اس میں شک نہیں کہ جونہی وہ اس عظیم شخص کے قدموں میں بیٹھا تو اس نے ان مسیحی فضائل کو سیکھا۔ جو اس کی تقدیس شدہ زندگی سے بہہ رہے تھے۔ کیونکہ جب اسے بے الزام زندگی کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پولیکارپ ہی اس زمانے کا نامور مقدس تھا۔ آپکو آپ کے ذاتی مطالعے سے معلوم ہوگا کہ پولیکارپ شہید ہوا تھا۔ وہ اس قدر بوڑھا تھا کہ بھاگ بھی نہیں سکتا تھا اور اس قدر مخلص تھا کہ اس نے یہاں تک گوارا نہ کیا کہ کوئی اسکو چھپائے اور یوں اس نے موت کی سزا برداشت کرتے ہوئے اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔ لیکن مرنے سے پہلے اس نے دو گھنٹے تک اپنے مسیحی بھائیوں، گورنر، اپنے دشمنوں اور پکڑنے والوں کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی، جو منظور کی گئی۔ ہر زمانے کے عظیم مقدسین کی طرح ایک بہتر قیامت کی خواہش رکھتے ہوئے وہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہا۔ اور خداوند کا منکر ہونے سے انکار کر دیا۔ اور صاف ضمیر کے ساتھ مر گیا (اسکواپنی درخواست کے مطابق باندھا نہ گیا) لکڑیوں کے اوپر رکھا گیا اور آگ جلائی لیکن آگ اسکے جسم تک پہنچنے کی بجائے اپنا رخ بدل لیتی تھی۔ تب اس کے جسم میں ایک تلوار کو گھونپا گیا۔ اور جونہی ایسے کیا گیا تو اس کے پہلو سے پانی بہہ نکلا جس نے آگ کے شعلوں کو بجھا دیا۔ اس کی روح کو حقیقت میں ایک سفید کبوتر کی صورت میں اس کی گود میں سے نکل کر اڑتے ہوئے دیکھا گیا تاہم اس بہت بڑی گواہی کے باوجود بھی یوحنا عارف کا یہ شاگرد نیکلیوں کے نظام کا مخالِف نہ ہوا۔ کیونکہ وہ خود تنظیم کی طرف جھک گیا اور اس بات کو محسوس نہ کر سکا کہ رفاقت کی خواہش اور خدا کے کام کو تیز کرنے کے لیے جو اسے ایک منصوبے کے طور پر نظر آ رہا ہے وہ درحقیقت دشمن کی چال ہے۔

111-2 لیکن آرینیس کے ساتھ یہ بات نہ تھی۔ وہ ہر قسم کے تنظیمی ڈھانچے کے خلاف تھا۔ علاوہ ازیں اس کی زندگی کی کہانی جس میں اس نے خداوند کی خدمت کی روح القدس کا بہت زیادہ دخل تھا۔ اور کلام کو اسکی غیر معمولی صفائی اور پختگی کے ساتھ سکھایا گیا۔ فرانس میں اس کی کلیسیائیں اپنے درمیان روح القدس کی نعمتوں کے باعث بہت مشہور تھیں کیونکہ مقدسین ایمان کی دعا کے ساتھ غیر زبانیں بولتے، نبوت کرتے۔ مردوں کو زندہ اور بیماروں کو تندرست کرتے تھے۔ اس نے بزرگوں اور خادموں کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

درمیان منظّم بھائی چارے کے خطرے کو دیکھا۔ وہ مضبوطی کے ساتھ متحد روح سے معمور اور نعمتوں کو ظاہر کرنے والی مقامی کلیسیا کے ساتھ کھڑا ہوا۔ خدا نے اس کی عزت افزائی کی کیونکہ خدا کی قدرت مقد سوں کے درمیان ظاہر ہوئی۔

112-1 وہ خدا کی الوہیت کو بھی صاف طور پر سمجھتا تھا چونکہ پولیکارپ کا شاگرد تھا جو مقدس یوحنا کا شاگرد تھا اس لیے ہمیں یقینی طور پر سمجھنا چاہیے کہ اس مضمون پر اس کے پاس ایک پختہ تعلیم تھی۔ چنانچہ ہم کتاب انٹی نائیسین فادر (Ante Nicene Fathers) کے صفحہ نمبر 412 سلسلہ نمبر ا میں الوہیت کے متعلق اس کا یہ بیان دیکھتے ہیں۔ اسی طرح باقی تمام محاورے بھی جیسے واحد۔ وہ جو ہے۔ قدرت کا خداوند ۔ خداوند۔ سب کا باپ۔ قادرِ مطلق خدا۔ عظیم۔ خالق۔ بنانیوالا اور دیگر یہ مختلف شخصیتوں کے نام اور القاب نہیں۔ بلکہ ایک ہی خدا کے ہیں۔ اس نے صاف طور پر نشاندہی کی کہ شارون کا نرگس۔ صبح کا چمکتا ہوا ستارہ۔ دس ہزار میں ممتاز وغیرہ القاب ہیں اور ایک ہی خدا کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں اور اسکا نام خداوند یسوع مسیح ہے۔

112-2 یوں کلام کے ساتھ اسکی وفاداری اور اس کو سمجھنے کی صلاحیت اور اسکی خدمت کے ساتھ خدا کی قوت کی گواہی کی وجہ سے اسکو اس زمانے کے لیے موزوں قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ باقی تمام زمانوں کے پیامبر اس قسم کے متوازن پھل کی قدرت کے کلام اور روح القدس کی رہنمائی سے محروم تھے۔

سمُرنہ کا شہر

112-3 سمُرنہ کا شہر تھوڑا سا افسس کے شمال کی طرف خلیج سمُرنہ کے دہانے پر واقع تھا۔ یہ اپنے بہترین سمندری داخلی راستے کی وجہ سے یک تجارتی مرکز تھا جو اپنی برآمدات کے باعث سے مشہور تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کولسانی مدرسوں، فلسفے، ادویات وسائنس اوراعلیٰ عمارتوں کے باعث بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہاں بہت سے یہودی مقیم تھے۔اوروہ مسیحت کی اس بری طرح سے مخالفت کرتے تھے،حتّٰی کہ رومیوں سے بھی زیادہ۔دراصل پولیکارپ جوسمرنہ کا پہلانگہبان تھا۔یہودیوں کے ہاتھوں شہید ہوا۔اور کہا جاتا ہے کہ یہودیوں نے اسکی لاش جلانے کے لیے اپنے مقدس دن (سبت) کولکڑیاں اٹھا کر بےحرمت کیا۔

113-1 سمرنہ کے لفظ کا مطلب ہے کڑوا۔اوراور یہ مُر سے نکلا ہے مُر کومردوں کی لاش کے اوپر مَلنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔یوں یہ زمانہ ہمارے سامنے دوہرا مطلب بیان کرتا ہے یہ کڑوا زمانہ تھا جو موت سے بھرا ہوا تھا۔انگور کے دونوں درخت کلیسیائی ڈھانچے کے اندررہ کرایک دوسرے سے مزید دور ہونے لگے۔جنگلی انگور میں حقیقی انگور کی بابت کڑواہٹ بڑھتی گئی۔موت صرف جنگلی انگور کا پھل ہی نہ تھی بلکہ حقیقی انگور کے اندر بھی فالج اور کمزوری بھی دبے

پاؤں گھستی آرہی تھی اور یہ اس لیے ہوا کہ وہ پہلے ہی پینتکست کے بعد پہلے چند سالوں کی سچائی سے دور ہو چکے تھے اور جس کی طرح پرانے عہدنامے کے بےشمار نمونوں سے دیکھا گیا۔کوئی بھی حقیقی ایماندار خدا کے حقیقی کلام کے متعلق اپنے علم اور وفاداری کے سوا، مزید مضبوط اورزندہ نہ تھا۔تنظیمیں تیزی کے ساتھ اپنے شرکا کی موت کو مستحکم اور بڑھانے میں ترقی کرتی جارہی تھیں۔کیونکہ روح القدس کی رہنمائی کو برطرف کرکے کلام کی جگہ عقائد اورانسان کی بنائی رسموں کو عائد کردیا گیا تھا۔

113-2 جب بنی اسرائیل نے دنیا کے ساتھ غیرشرعی اتحاد قائم کرلیا اور رشتہ ازدواج کے ذریعے ایک رفاقت بنالی تو آخر کار وہ دن آگیا جب دنیا نے انکو مغلوب کرلیا اور بابل، خدا کے لوگوں کو اسیر کر کے لے گیا۔جب وہ اسیری میں گئے تو ان کے پاس کہانت، ایک ہیکل اور خدا کا کلام تھا۔لیکن جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس ربّی۔فریسیوں کے علم الٰہیات کا طریقہ،عبادت خانہ اورتالمود تھا۔یہاں تک کہ جس وقت یسوع آیا اس وقت وہ اس قدر بگڑ چکے تھے کہ اس نے انہیں ابلیس کے فرزند کہا۔لیکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حقیقت میں جسم کے اعتبار سے وہ ابراہام کی نسل تھے۔ اس زمانے میں ہم وہی چیز وقوع میں آتے ہوئے دیکھ رہے ہیں تاہم جس طرح سب اسرائیلی اسرائیلی نہ تھے۔ بلکہ ایک چھوٹا سا گروہ حقیقی اور روحانی اسرائیلی تھا۔ اس طرح حقیقی مسیحیوں، مسیح کی دلہن کا بھی ایک چھوٹا گروہ ہی ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے لوگوں کے لیے آتا ہے۔

113-3 شہر کے اندر دو مشہور مندر تھے۔ ان میں سے ایک مندر (Zeus) زیوس دیوتا کی پرستش کے لیے تعمیر کیا گیا تھا اور دوسرا (Cybele) سائبل (دیویوں کی ماں) کے لیے۔ اور ان دونوں مندروں کے درمیان قدیم زمانے کی سب سے زیادہ خوبصورت سڑک پائی جاتی تھی، جس کو سنہری سڑک کہا جاتا تھا۔ میرے خیال کے مطابق یہ بت پرستی کے لیے جو پہلے ہی شروع ہو چکی تھی راہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن روم کے اندر ہونے کی وجہ سے جانا گیا۔ دیوتا اور دیوی کے دونوں مندروں کو آپس میں ملانا مریم کو پوجنے کا ایک بیج تھا جس میں مریم کو خدا کی ماں کہا گیا ہے اور اس کو یسوع مسیح کے مساوی درجہ دیا گیا۔ تاکہ وہ وہی عزت، القاب اور قدرت حاصل کرے۔ سنہری سڑک جو ان دونوں مندروں کو جاتی تھی اس لالچ کی تصویر ہے جس نے نیکلیوں کو منظّم کرنے والے گروہ کو حکومت اور کلیسیا کو آپس میں ملانے کا ذریعہ بنایا۔ کیونکہ وہ اس دولت اور اختیار سے واقف تھا جو یہ ان کو پیش کرتی تھی۔ جس طرح افسس زمانے نے پرگمن کے المناک زمانے کے لیے جو ابھی آنے والا تھا بیج بونے کے لیے ایک کیاری کا کام کیا۔ سمرنا کے زمانے نے بارش، سورج اور پرورش کا کردار ادا کیا۔ جس نے بداخلاقی کو پختہ کر کے کلیسیا کو بت پرستی کے لیے جو روحانی حرامکاری ہے ایسا مضبوط کیا جہاں سے وہ پھر کبھی باہر نہ نکل سکے گی۔ موت اپنی جڑیں شاخوں میں پھیلا رہی تھی اور جن لوگوں نے اس میں سے کھایا انہوں نے کڑواہٹ اور موت کو کھایا۔

یہ زمانہ 170 تا 312ء تک جاری رہا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تسلیمات

114-1 مکاشفہ ''جو اول و آخر ہے اور جو مر گیا تھا۔ اور زندہ ہوا وہ یہ فرماتا ہے'' اول جو مر گیا تھا اور زندہ ہے! یہ محض کسی انسان کے الفاظ ہیں۔ کوئی انسان قبر کے اندر سے یہ بولے گا کہ ''میں اول و آخر جو زندہ تھا اور مر گیا ہوں''۔ پہلی چیز جو کسی انسان کے ساتھ واقع ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ پیدا ہوتا ہے (وہ زندہ ہے) اور آخری واقعہ جو اس کے ساتھ پیش آتا ہے وہ یہ کہ وہ مر جاتا ہے۔ اس لیے یہ کسی انسان کے الفاظ نہیں۔ بلکہ یہ الوہیت ہے۔ انسان (آدم) نے زندگی کو لیا اور موت میں تبدیل کر دیا۔ لیکن اس انسان (یسوع) نے موت کو لیکر اسے زندگی میں بدل ڈالا۔ آدم نے معصومیت کو لے کر خطا میں بدل دیا۔ لیکن یسوع نے ہماری خطاؤں کو لے لیا اور ان کو راستبازی میں بدل دیا آدم نے فردوس کو لیکر اسے رونے کے بیابان میں تبدیل کر دیا۔ لیکن آدمِ ثانی آ رہا ہے کہ اس سرزمین کو جو تباہی اور بربادی میں گھوم رہی ہے دوسرے عدن میں تبدیل کر دے۔ آدم نے خدا کی رفاقت اور خوشی کو حاصل کیا اور اسے ایک ایسی روحانی تاریکی کے بیابان میں بدل دیا جو گناہ۔ اخلاقی بدچلنی غم واندوہ، وہم اور ایک ایسی خرابی کا موجب بن گیا جس نے انسانی روح میں جنگ جاری کر دی۔ لیکن یہ آدم یسوع ہر طرح کی دردناک موت اور تنزل سے جس نے بنی نوع انسان کو گھیر رکھا تھا نکال کر راستبازی اور خوبصورتی کی زندگی میں واپس لایا تاکہ جس طرح گناہ نے موت کے وسیلے سے بادشاہی کی تھی اسطرح انسان ایک شخص یسوع مسیح کے وسیلے سے راستبازی کے ساتھ بادشاہی کرے گناہ کی طرح نہیں کہ یہ ہولناک تھا لیکن ہمیشہ کی زندگی کے لیے اس کی نعمت کہیں زیادہ ہے۔

114-2 یہاں وہ ان لوگوں کے بیچ میں چل پھر رہا ہے جن کو اس نے مخلصی دی یعنی کلیسیا کے اندر اور یہ مخلصی پائے ہوئے لوگ کون ہیں؟ کیا ان میں سے بہت سے لوگ پولس کی مانند قاتل اور گنہگار نہ تھے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا بہت سے لوگ مرنے والے ڈاکو، چوروں اور قاتلوں کی مانند نہ تھے؟ یہ سب اس کے فضل کی یادگاریں ہیں۔ان سب کو موت سے نکالا گیا اور مسیح یسوع میں جو ہمارا خداوند ہے زندہ کیا گیا۔

115-1 مجھے تعجب ہوگا کہ آپ نے پہلے زمانے اور موجودہ زمانے کی تسلیمات پر غور کیا ہو۔ ذرا ان دونوں کو باہم ملائیں۔''جو اپنے داہنے ہاتھ میں سات

ستارے لیے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے وہ یہ فرماتا ہے۔''جو اول و آخر ہے۔اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا یہ فرماتا ہے'' یہ ایک ہی شخص ہے یہاں وہ ہمیں سمجھا رہا ہے کہ کلیسیا اسکی ہے جس طرح پھل کا بیج اس کے اندر ہوتا ہے اسطرح یہ شاہی بیج بھی کلیسیا کے اندر ہے۔اور جس طرح زندگی کا بانی ہے اس کا پھرنا اس کی غیر متزلزل فکرمندی کو ظاہر کرتا ہے۔وہ سردار گلہ بان کی طرح اپنے لوگوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔چونکہ اس نے کلیسیا کو اپنے خون سے خریدا ہے۔اس لیے یہ اس کو حق ہے۔یہ خون خدا کا خون ہے۔کلیسیا کا مالک خدا خود ہے۔وہ'اول و آخر' ہے۔اس لقب کا مطلب ابدیت ہے۔وہ مر گیا تھا لیکن اب زندہ ہے۔چونکہ اس نے قیمت ادا کی ہے۔اس لیے اس کے پاس خدا کی ہیکل کی مکمل ملکیت ہے ۔وہ اس پر بادشاہی کرتا ہے۔اس میں اسکی پرستش ہوتی ہے اور اگر کوئی اس پر اختیار یا ملکیت جتاتا ہے تو وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔اس میں شک نہیں کہ وہ ہر زمانے میں اپنی الوہیت کو اس لیے متعارف کرا رہا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو گرمائے اور تسلی دے۔وہ جنگلی انگور کو خبردار کرتا ہے اور حقیقی انگور کو تسلی دیتا ہے یہ واحد خدائے قادر ہے اس کی سنیں اور زندہ رہیں۔

سُمرنہ کے زمانے کی حالت

115-2 مکاشفہ 2:9 میں تیری مصیبت اور غریبی کی جانتا ہوں۔(مگر تو دولتمند ہے)۔اور جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں۔ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

115-3 | اس زمانے کی کنجی بظاہر مصیبت ہے۔اگر پہلے زمانے میں مصیبت تھی تو دوسرے زمانوں کے لیے بھی مصیبت کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔اس میں شک نہیں کہ پولس کے مندرجہ ذیل الفاظ ان تمام مسیحوں پر عائد ہوتے ہیں جو ہر زمانے میں دنیا کے کسی بھی حصے میں تھے۔عبرانیوں 10:32-38 ''لیکن ان پہلے دنوں کو یاد کرو کہ تم نے منور ہونے کے بعد دکھوں کی بڑی کھیکھڑ اٹھائی۔کچھ تو یوں کہ لعن طعن اور مصیبتوں کے باعث تمہارا تماشہ بنا اور کچھ یوں کہ تم ان کے شریک ہوئے جن کے ساتھ یہ بد سلوکی ہوتی تھی۔چنانچہ تم نے قیدیوں کی ہمدردی بھی کی اور اپنے مال کا لٹ جانا بھی خوشی سے منظور کیا۔یہ جان کر کہ تمہارے پاس ایک بہتر اور دائمی ملکیت ہے۔پس اپنی دلیری کو ہاتھ سے جانے نہ دو اس لیے کہ اس کا بڑا اجر ہے۔کیونکہ تمہیں صبر کرنا ضرور ہے تا کہ خدا کی مرضی پوری کر کے وعدہ کی ہوئی چیز حاصل کرو۔اور اب بہت ہی تھوڑی مدت باقی ہے کہ آنیوالا آئے گا اور دیر نہ کرے گا۔اور میرا راستباز بندہ ایمان سے جیتا رہے گا۔

116-1 ہمدرد لوگوں کا حقیقی ایمانداروں کے ساتھ میل جول ان کی نیکیوں کے عوض موت لا سکتا ہے۔

116-2 اب قادرِ مطلق خدا کہتا ہے کہ ''میں جانتا ہوں'' یہاں وہ اپنے لوگوں کے درمیان پھر رہا ہے۔یہ گلے کا سردار نگہبان ہے۔لیکن کیا وہ مصیبتوں کو روکتا ہے؟ کیا وہ مصیبتوں کا مقابلہ کرتا ہے؟ نہیں وہ ایسا نہیں کرتا۔وہ صرف یہ کہتا ہے کہ ''میں تمہاری مصیبتوں کو جانتا ہوں''۔''میں تمہارے دکھوں سے قطعاً بے خبر نہیں۔کئی ایک لوگوں کے لیے یہ ایک ٹھوکر کھلانے والا پتھر ہے۔وہ بنی اسرائیل کی طرح حیران ہیں کہ خدا ہمیں پیار کرتا ہے کہ نہیں۔اگر خدا پاس کھڑا ہو کر اپنے لوگوں کے دکھوں کو دیکھتا ہے تو کس طرح کا منصف اور پیار کرنے والا ہے؟۔یہ وہ بات ہے جو انہوں نے ملاکی 1:1-3 میں پوچھی'' خداوند کیطرف سے ملاکی کی معرفت اسرائیل کے لیے بارِ نبوت کہ خداوند فرماتا ہے۔میں نے تم سے محبت رکھی تو بھی تم کہتے ہو تو نے کس بات میں ہم سے محبت ظاہر کی ؟ خداوند فرماتا ہے۔کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عیسو، یعقوب کا بھائی نہ تھا؟ لیکن میں نے یعقوب سے محبت رکھی۔ اور عیسو سے عداوت رکھی۔ اور اس کے پہاڑوں کو ویران کیا۔ اور اس کی میراث بیابان کے گیدڑوں کو دی۔ کیا آپ نے دیکھا کہ وہ خدا کے پیار کو پہچان نہ سکتے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ محبت کا مطلب ہے کہ دکھ ہرگز نہ آئے۔ وہ محبت کو اس بچے کی مانند سمجھتے تھے جو ماں باپ کے زیرِ سرپرستی ہو۔ لیکن خدا نے کہا کہ اس کی محبت ''انتخابی محبت ہے''۔ اس کی محبت کا ثبوت چناؤ ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو اسکی پرواہ نہیں۔ اس کی محبت اس حقیقت میں آزمائی جا چکی ہے جس میں وہ نجات کے لیے چنے گئے ہیں۔ (کیونکہ خدا نے آپ کو روحِ القدس اور سچائی کے ایمان کے وسیلے سے نجات کے لیے چنا ہے)۔ اس لیے وہ آپ کو موت کے حوالے کر سکتا ہے۔ جس طرح کہ اس نے پُولس کو کیا وہ آپ کو دکھوں میں ڈال سکتا ہے جس طرح کہ اس نے ایوب کو ڈالا۔ یہ اس کا اختیار ہے۔ وہ مقتدرِ اعلیٰ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ایک مقصد کے لئے ہے۔ اور اگر اس کے سامنے کوئی مقصد نہیں تو پھر وہ امن کا بانی نہیں بلکہ ابتری کا بانی ہوگا۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ ہماری تھوڑی مدت تک دکھ کو برداشت کرنے کے بعد ہم کامل مضبوط اور قوت ور بنائے جائیں۔ جس طرح کہ ایوب نے کہا کہ ''وہ میری طرف توجہ کرتا ہے۔ ایوب 23:6 کیا آپ کو علم ہے کہ اس (یسوع) نے خود دکھ اٹھایا۔ اس نے دکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ عبرانیوں 9-5:8 ''اور باوجود بیٹا ہونے کے اسنے دکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی اور کامل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لیے ابدی نجات کا باعث ہوا۔'' سادہ الفاظ میں یسوع کا اپنا چال چلن بھی دکھوں کے وسیلے سے کامل کیا گیا اور جس طرح کہ پولس نے کہا ہے اس نے اپنی کلیسیا کو بھی اندازے کے مطابق دکھوں میں سے گزرنے دیا ہے۔ تاکہ خدا پر ایمان لانے کے باعث دکھوں میں کاملیت کے درجے تک پہنچیں۔ وہ ایسا کیوں چاہتا ہے؟ یعقوب 1:2-4 ''اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو۔ تو اس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے۔ اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو تاکہ تم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔''

117-1 وہ کیوں پاس کھڑا ہو کر دیکھتا ہے؟ اس کا سبب رومیوں 8:17-18 میں درج کیا گیا ہے''۔ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں۔ یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تا کہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔ کیونکہ میری دانست میں اس زمانے کے دکھ درد اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے''۔ جب تک ہم اس کے ساتھ دکھ نہ اٹھائیں ہم اس کے ساتھ بادشاہی نہیں کر سکتے۔ آپ کو بادشاہی کرنے کے لیے دکھ اٹھانا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دکھ کے بغیر چال چلن ہرگز نہیں بنتا۔ چال چلن اور اخلاق ایک فتح ہے نہ کہ کوئی نعمت چونکہ وہ قوت جو چال چلن کے بغیر ہو شیطانی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ بغیر اخلاق کے کوئی بھی بادشاہی نہیں کر سکتا۔ لیکن قوت جو اخلاق کے ساتھ ہو بادشاہی کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ خود غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھ گیا ہے اسی طرح وہ ہمیں بھی اسی بنیاد پر اپنے تخت پر بٹھانا چاہتا ہے۔ اور یہ گھڑی بھر کی عارضی مصیبتیں جن میں سے اب ہم گزر رہے ہیں اس جلال کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ جو اس کے آنے پر ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ اور وہ لوگ جو مصیبتوں کے ذریعے اسکی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ ان کے لیے کیسا ہی قیمتی خزانہ رکھا ہے۔

117-2 ''اے پیارو! جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لیے تم میں بھڑکی ہے۔ یہ سمجھ کر اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوتی ہے۔'' یہ وہ الفاظ ہیں جو پطرس نے کہے۔ کیا یہ عجیب بات ہے کہ خدا مصیبتوں کے ذریعے ہم میں مسیح جیسا کردار پیدا کرنا چاہتا ہے؟ نہیں جناب ہم سب آزمائشوں میں سے گزریں گے۔ ہم سب کو فرزندوں کی طرح آزمایا اور ڈانٹا جاتا ہے۔ کوئی شخص اس کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ وہ کلیسیا جو مصیبت نہیں اٹھاتی اور آزمائشوں میں سے نہیں گزرتی۔ خدا کی کلیسیا نہیں ہو سکتی۔ عبرانیوں 12:6 میں لکھا ہے'' کیونکہ جس سے خداوند محبت رکھتا ہے۔ اسے تنبیہ بھی کرتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔اور جس کو بیٹا بنالیتا ہے۔اس کو کوڑے بھی لگاتا ہے۔اور اگر تمیں وہ تنبیہہ نہ کی گئی جس میں سب شریک ہیں تو تم حرامزادے ٹھہرے نہ کہ بیٹے۔''

سُرنہ کی یہ خاص حالت ہر زمانے پر عائد کی جانی چاہیے۔کوئی بھی زمانہ اس سے مُبرا نہیں۔کوئی حقیقی ایماندار اس سے بری نہیں ۔یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ خدا کی مرضی ہے یہ بہت ضروری ہے۔ہمیں خداوند کی ضرورت ہے کہ وہ ہمیں یہ حقیقت سکھائے کہ ہمیں دکھ اٹھا کر مسیح کی مانند بننا ہے۔''محبت صابر ہے اور مہربان۔''متی 5:11-12 جب میرے سبب سے لوگ تمکولعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا۔کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔اس لیے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔''

118-1 ابر آلود آسمان اور زندگی کے طوفان خدا کی ناپسندگی کا نشان نہیں ۔اور نہ ہی صاف آسمان اور ساکن پانی اس کی محبت اور پسندیدگی کا نشان ہے۔ہم سب کے لیے اس کی پسندیدگی اس کے اپنے محبوب میں ہے۔اسکی محبت چناؤ ہے جو وہ بنائے عالم سے پیشتر ہمارے لیے رکھتا ہے۔کیا وہ ہمیں پیار کرتا ہے؟ ہاں لیکن ہم کس طرح جانیں؟ ہم اسے اسطرح جان سکتے ہیں کہ اس کا فرمان ہے اور ظاہر کیا کہ اس نے بہت پیار کیا۔کیوں کہ اس نے ہمیں اپنے پاس بلا کر اپنے روح میں سے دیا اور بیٹوں کی طرح رکھا ہے۔اب میں اس کے ساتھ اپنے پیار کو کس طرح ثابت کر سکتا ہوں؟ جو کچھ اس نے کہا ہے اس پر یقین کرنے اور ان آزمائشوں میں جو وہ اپنی حکمت کے مطابق مجھ پر آنے دیتا ہے،خوشی کے طرزِ عمل سے۔

118-2 ''میں تیری غریبی کو جانتا ہوں (لیکن تو دولتمند ہے)''۔یہ پھر وہی بات ہے۔دیکھیں کہ وہ اپنی کلیسیا کے اندر چل پھر رہا ہے۔ایک باپ کی مانند وہ اپنے گھرانے کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔وہ اپنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خاندان کا سربراہ ہے۔ وہ مہیا کرنے والا ہے۔ وہ حفاظت کرنے والا ہے۔ تو بھی وہ انکی غربت کو دیکھتا ہے۔ اوہ۔ ایک غیر تربیت یافتہ ایماندار اس بات سے کس قدر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ خدا اس بات کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کی ضروریات میں ان کی طرف سے محض دیکھتا ہی رہے اور ہر چیز کو دل کھول کر عنایت نہ کرے؟۔

118-3 یہ وہ مقام ہے جہاں ایک بار پھر آپ کو خدا کے پیار۔ نیکی اور حکمت پر یقین کرنا ہے۔ اس کی بھی ضرورت ہے۔ یاد رکھیں کہ اس نے یہ نصیحت کی ہے کہ "کل کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پہنیں گے۔ تمہارا آسمانی باپ تمہاری ضروریات کو جانتا ہے۔ وہ جو سوسن کے درختوں کو پوشاک اور چڑیوں کو خوراک بہم پہنچاتا ہے۔ تمہارے لیے اس سے کہیں زیادہ کرے گا۔" جسمانی چیزیں آپ کی زندگی کی بنیادی ضروریات نہیں ہیں۔ کیونکہ انسان کی زندگی اس کے مال و دولت پر موقوف نہیں۔ بلکہ سب سے پہلے "اسکی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔" خدا کے لوگ دُنیاوی ذہن کے مالک نہیں بلکہ ان میں مسیح کی عقل ہے۔ وہ ان خزانوں کی تلاش میں نہیں جو زمین پر ہیں بلکہ وہ آسمانی خزانوں کی تلاش کرتے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ مسیحیوں کی اکثریت دولتمند نہیں ہے بلکہ وہ غریبوں کے زمرے میں آتے ہے۔ یسوع کے دنوں میں بھی ایسے ہی تھا۔ پولوس کے ایام میں بھی یہ بات سچ تھی اور اسے آج بھی سچا ہونا چاہیے۔ لیکن آج یہ اتنی سچ نہیں کیونکہ لودیکیہ کا زمانہ ایک بہت بڑا دولتمند زمانہ ہے جس میں روحانیت کا معیار عام طور پر دنیاوی چیزوں کی بہتات سمجھا جاتا ہے۔ میرے خدایا، کلیسیا مال و دولت میں کتنی دولتمند ہے لیکن روح میں کس قدر مفلس۔ "مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔" اس لیے کہ "خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر موقوف نہیں۔" یہ جسمانی نہیں یہ ہمارے اندر ہے یہاں دولتمند خدا میں دولتمند ہے نہ کہ دنیاوی چیزوں میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

119-1 اوہ! ''روح کی پکار ہے'' کہ میں تمہاری غربت کو جانتا ہوں ۔ میں تمہاری ضرورت کو دیکھ رہا ہوں کہ تیرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جس پر تو گھمنڈ کر سکے۔ جو کچھ تیرے پاس تھا وہ تجھ سے لے لیا گیا ہے۔تو نے ہمیشہ کی زندگی کے بدلے اپنی تمام چیزوں کو خوشی سے دے دیا ہے۔ تجھے ٹھٹھوں میں اڑایا جاتا ہے۔ تیرا مذاق بنایا گیا ہے۔ تیرے پاس کوئی جسمانی چیز نہیں جس پر تو تکیہ کر سکے۔لیکن ان سب چیزوں کے باوجود بھی تو دولت مند ہے۔ تیری سلامتی اس میں ہے جو تیرا بہت بڑا اجر اور تیری سپر ہے۔ تیری بادشاہی ابھی آنے والی ہے لیکن یہ آئے گی ۔ اور یہ ابدی بادشاہی ہو گی ۔ ہاں میں تمہاری آزمائشوں اورضروریات کی متعلق فکر مند ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ ان میں رہ کر آگے بڑھنا کس قدر مشکل ہے۔لیکن جب میں تم کو اپنا بنانے کا دعویٰ کرنے آؤں گا تو میں ان ساری باتوں کو یاد کرونگا۔اور تمہیں صلہ عنایت کرونگا۔

119-2 چونکہ خدا دولتمند کو بھی نجات دے سکتا ہے اس لیے یہ بات کسی طرح بھی دولت مند کے خلاف نہیں ہے۔ خدا کے کچھ لوگ دولتمند بھی ہیں۔لیکن دولت ایک جال بن سکتی ہے، نہ صرف ان ہی کے لیے جو اس کو رکھتے ہیں بلکہ جو اسے نہیں رکھتے یہ ان کے لیے بھی ایک جال ہے۔ بہت عرصہ پہلے یعقوب نے پہلے زمانے کے لوگوں کو جو دولتمند پر بھروسہ رکھتے تھے چلا کر کہا کہ'' خداوند یسوع کا ایمان تم میں سے طرفداری کے ساتھ نہ ہو۔''اس زمانہ کے غریب لوگ خدا پر بھروسہ رکھنے کی بجائے دولتمندوں کی چاپلوسی کرتے تھے کہ کس طرح ان سے مالی امداد حاصل کریں۔ایسا مت کریں۔یعقوب کہتا ہے کہ ایسا مت کریں۔ دولت ہی سب کچھ نہیں ۔ پیسہ نعم البدل نہیں رہا اور نہ ہی یہ آج کوئی نعم البدل ہے۔ ہمارے پاس پہلے کی نسبت کہیں زیادہ دولت ہے تو بھی روحانی کام بہت کم ہو رہے ہیں۔ خدا پیسے کے ساتھ کام نہیں کرتا ۔ وہ اپنی روح کے وسیلے سے کام کرتا ہے اور اس کی روح صرف ایسی زندگی کے ذریعے کام کرتی ہے۔ جو کلام کے لیے وقف ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شیطان کی جماعت

119-3 مکاشفہ 2:9 ''اور جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں''۔ یہ آیت ایک قابل توجہ خیال کی حامل ہے۔اس لیے نہیں کہ اس کے لفظ بہت نرالے ہیں بلکہ اس کو ایک ہزار سال بعد کے آنے والے زمانہ میں دہرایا گیا ہے۔

119-4 مکاشفہ 2:9 ''میں تیری مصیبت اور غریبی کو جانتا ہوں (لیکن تو دولتمند ہے) اور جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں ان کی لعن طعن کو بھی جانتا ہوں''۔ یہاں لفظ یہودی سے مراد یہودی لوگوں کا مذہب نہیں۔ یہ صرف یہوادہ کے گھرانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ میں اپنے آپ کو آئیرلینڈ کا باشندہ کہوں۔ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ حقیقی یہودی ہیں۔یعنی پیدائشی یہودی لیکن وہ جھوٹے تھے۔نہ ہی وہ پیدائشی اعتبار سے یہودی تھے اور نہ ہی مذہبی اعتبار سے۔اگر یہ سب سچ ہے تو پھر وہ کیا تھے؟ یہ ریا کار لوگ تھے جو پہلے ہی کلیسیا کا ایک حصہ تھے ان کا تعلق جنگلی انگور کے ساتھ تھا۔

120-1 چونکہ وہ حقیقی انگور نہ تھے بلکہ جنگلی اور جھوٹے انگور تھے اس لیے خدا نے کہا کہ''وہ شیطان کی جماعت ہیں۔اب جماعت کے لیے وہ لفظ استعمال نہیں ہوا جو کہ ہم کلیسیا کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بائبل میں کلیسیا کا مطلب ہے''الگ کیے گئے'' یا ''برگزیدہ''۔زبور نویس ان چنے ہوئے لوگوں کے متعلق کہتا ہے کہ''مبارک ہے وہ آدمی جسے تو برگزیدہ کرتا اور اپنے پاس آنے دیتا ہے کہ وہ تیری بارگاہوں میں رہے۔'' زبور 65:4۔ یہاں جماعت کا مطلب ہے بہت سے لوگوں کا مجمع۔ یہ اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔لیکن یہاں پر اس کا اشارہ برے لوگوں کی طرف ہے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جن کا ہونا خدا کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے ہے۔یسعیاہ نے ان کے متعلق کہا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ کبھی اکھٹے ہوں پر میرے حکم سے نہیں ۔ جو تیرے خلاف ہونگے۔وہ تیرے ہی سبب سے کریں گے ۔ یسعیاہ۔54:15۔اور چونکہ یہ حقیقی انگور کے خلاف تھے اس لیے خدا ایک دن ان کو برباد کرے گا۔

120-2 کلیسیائی ڈھانچے میں اس قسم کے ملے جلے کیوں ہیں جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں؟۔اسکا سبب یہ ہے کہ چونکہ وہ جھوٹے تھے اس لیے وہ کوئی بھی دعویٰ کر سکتے تھے۔وہ جو چاہتے کہہ سکتے تھے۔ ایسی حالت میں وہ اپنے ذہن میں بہت ہی مضبوط خیال رکھ کر جھوٹ بول سکتے تھے۔کیا یہ ایسے نہیں کہ ابتدائی کلیسیا اگر ساری نہیں تو زیادہ تو یہودیوں پر مبنی تھی۔جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے بدن کے اصلی اعضاء بنادیا؟ بارہ رسول یہودی تھے۔اور بعد کے رسول یا تو یہودی تھے یا نو یہودی۔بدیں وجہ لوگوں کا یہ دعویٰ کہ وہ یہودی ہیں ان کو اختیار کا درجہ دیتا تھا۔وہ جھوٹ بولتے اور اس پر ڈٹے رہتے۔بغیر حقائق اور تواریخ کی فکر کے وہ صرف اسی طرح کہتے اور پھر یہی کہتے رہتے کہ جلد ہی لوگ اسے قبول کر لیں گے۔

اب کیا آپ اسے سمجھ چکے ہیں؟ کیا یہ وہی روح نہیں جو آج کل کلیسیا کے اندر ہے؟ کیا آج ایک ایسا فرقہ نہیں جو اصلی اور حقیقی کلیسیا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نجات صرف ان کے درمیان رہ کر ہی مل سکتی ہے؟ کیا وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے بادشاہی کی کنجیاں ان کے پاس ہیں جو انہوں نے پطرس سے حاصل کی ہیں؟ کیا وہ یہ نہیں کہتے کہ پطرس ان کا پہلا پوپ تھا اور وہ روم میں رہا جب کہ تواریخی طور پر دعویٰ کی کوئی حقیقیت نہیں ؟ حتیٰ کہ اس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باسمجھ پیروکار بھی اس کے جھوٹ کو مانتے ہیں۔شیطان کی جماعت! اور اگر شیطان اسکا باپ ہے۔اور وہ جھوٹ کا باپ ہے۔تو پھر یہ تعجب کی بات نہیں کہ جو اسکی جماعت میں ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں۔

121-1 لعن طعن کے خیال پر غور فرمائیں۔شیطان کی جماعت خدا پر لعن طعن نہ کر رہی تھی (لیکن یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہے بغیر اسی کو کہنا ہے) بلکہ وہ حقیقی کلیسیا پر لعن طعن کر رہی تھی ۔ یقیناً جس طرح قائن نے ہابل کو ستایا اور مار ڈالا (کیونکہ وہ اس شریر سے تھا) یسوع نے بھی یہوداہ کے مردہ دستوروں کے ماننے والوں سے کہا کہ وہ اپنے باپ ابلیس سے ہیں ۔ ان لوگوں نے بھی پہلے زمانے کے ابتدائی برسوں میں مسیحیوں کو صفحہء ہستی سے مٹانے کی کوشش کی ۔ اور اب وہی گروہ جسے جنگلی انگور کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے ۔ دوسرے زمانے کے ایمانداروں کو اور زیادہ قوت کے ساتھ تباہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ مخالفِ مسیح کی روح پروان چڑھ رہی ہے ۔

121-2 یہ گروہ جس نے نیکلیوں کے کاموں کے ذریعے کلیسیا میں ہمیشہ آہستگی کے ساتھ قدم رکھا اور اب مزید منظرِ عام پر آنے سے نہیں ہچکچایا بلکہ اب اس نے اپنے آپکو کھلے بندوں منظّم کر لیا ہے اور حقیقی کلیسیا کے خلاف واضح دشمنی کی صورت میں رونما ہوا ہے ۔

121-3 جب میں کہتا ہوں کہ یہ مخالفِ مسیح کی ایک منظّم کلیسیا ہے تو اپنے سامنے تواریخ کی ایک مصدقہ سچائی کو پیش کرتا ہوں پہلی کلیسیا کی بنیاد روم میں رکھی گئی (اس تواریخ کو ہم پرگمن کے زمانے میں دیکھیں گے) جس نے پہلے ہی خدا کی سچائی کو جھوٹ میں تبدیل کر کے رکھ دیا اور ایک بت پرست مذہب کو مسیحی نام سے متعارف کرایا ۔ (گو یہ حقیقی کلیسیا ہونے کا دعویٰ کرتی تھی) تو بھی دوسرے زمانے میں یہ اس قدر بت پرست ہو چکی تھی کہ پولیکارپ اپنے بڑھاپے کے عالم میں پندرہ سو میل سفر طے کر کے آیا کہ ان کے ساتھ مل کر ان کو مسیحیت کی طرف واپس پھیرنے کی شفاعت کرے لیکن ان لوگوں نے ایسا نہ چاہا ۔ ان کا ایک ایسا کلیسیائی نظام تھا جو کلام سے بالکل الگ ہو چکا تھا ۔ یوں یہ شیطان کی جماعت تھی جو لعن طعن سے بھری ہوئی تھی ۔ اور چونکہ اس میں نیکلیوں کا بیج پہلے ہی موجود تھا اس لیے وہ جلد ہی شیطانی مذہب کی تخت گاہ یا قوت بن جائے گی ۔ یاد رکھیں کہ مکاشفہ 2:9 ان لوگوں کو شیطان کی جماعت کے نہیں کہتا بلکہ شیطان کی جماعت کہتا ہے ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

121-4 مخالفِ مسیح کی روح نئی نہیں ۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو کلیسیائی زمانوں میں اتفاق سے آ گئی ہو۔ بلکہ یہ شروع ہی سے اس میں رہی ہے۔ اسے باریکی سے دیکھنے کے لیے کہ یہ خدا کے خلاف کام کر کے کلیسیا پر کسطرح غالب آتی ہے، پرانے عہد نامے کو ملاحظہ فرمائیں۔ آ یئے۔ دیکھیں کہ جب بنی اسرائیل ملک مصر سے نکلے کہ وہ بیابان کی کلیسیا بنیں تو کیا ہوا۔

122-1 جس طرح ابتدائی کلیسیا روح القدس کی خالص خدمت کے تحت شروع ہوئی یعنی نشانوں عجیب کاموں مثلاً نبوت، بیگانہ زبانوں، ترجمہ، حکمت اور علمیت۔ جب انہوں نے مصر کو چھوڑا تو وہ خدا کے روح کی رہنمائی کے سائے میں تھے جو نعمتوں میں ظاہر ہو رہی تھی۔ خدا ان لوگوں کا رہنما تھا۔ حقیقت میں وہ ان کا بادشاہ تھا۔ وہ باپ شہنشاہ تھا اس نے بنی اسرائیل کی اسطرح فکر کی جس طرح کی ایک انسان اپنے گھرانے کی فکر کرتا ہے۔ اس نے اس کو سیر کیا ان کی جنگیں لڑیں۔ ان کی مشکلات کو آسان بنایا اور ان کے مسائل کو حل کیا اس نے اپنے آپ کو ان کے ساتھ مصروف رکھا۔ وہی ایک ایسی قوم تھی، جس کا وہ حقیقی خدا تھا لیکن ایک دن جب انہوں نے اردگرد دیکھنا شروع کیا تو انہوں نے فلستیوں اور دیگر اقوام کو دیکھا کہ ایک بادشاہ ان پر راج کرتا ہے یہ بات ان کی آنکھوں کو بہت بھلی معلوم ہوئی۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ انہیں بھی اپنی رہنمائی کسی انسان کے ہاتھ میں دینی چاہیے۔ اس لیے انہوں نے ایک بادشاہ کی خواہش کی۔ یاد رکھیں کہ خدا خود خداوند یسوع مسیح کی شخصیت کے ذریعے ان کو انسانی قیادت بخشنے والا تھا۔ لیکن وہ اس سے آگے نکلنا چاہتے تھے۔ شیطان خدا کے منصوبے کو جانتا تھا اس لیے کہ اس نے لوگوں کے دلوں میں خدا (کلام) سے آگے نکلنے کا خیال ڈال دیا۔

122-2 جب وہ سیموئیل کے پاس آ کر بادشاہ کے لیے کہنے لگے تو سیموئیل اس قدر مایوس ہوا کہ اسکا دل بیٹھ گیا۔ خدا اپنے لوگوں کی رہنمائی اس مقدس اور کلام کے تصدیق شدہ نبی کے ذریعے کرتا چلا آ رہا تھا اور اس نے محسوس کیا کہ اسے ردّ کیا گیا ہے۔ اس نے ان لوگوں کو جمع کر کے ان کے آگے درخواست

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی کہ وہ اس خدا کو نہ چھوڑیں جو انہیں بچوں کی طرح اٹھا کر پھرتا رہا اور ان کو بڑھاتا اور برکت دیتا رہا۔
لیکن وہ اپنی بات پر جمے رہے۔انہوں نے سیموئیل سے کہا" ۔تو نے ہماری رہنمائی کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔اور نہ ہی کبھی تو نے روپے پیسے کے معاملے میں بددیانتی کی ہے۔تو نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ ہمیں خداوند کے کلام کے مطابق چلائے۔ہم خدا کے معجزوں، حکمت، عنایات اور اس کی حفاظت کی داد دیتے ہیں، ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ہم اسے پسند کرتے ہیں۔علاوہ ازیں ہم اس کے بغیر رہنا بھی نہیں چاہتے۔ہم محض ایک بادشاہ چاہتے ہیں جو لڑائیوں میں ہماری رہنمائی کیا کرے۔بے شک ہماری نیت یہ ہے کہ جب کبھی بھی ہم لڑائی کے لیے نکلا کریں تو کاہن ہمارے آگے ہوا کریں گے اوران کے پیچھے اور ہم نرسنگے بھی پھونکا کریں گے۔شور مچائیں گے اور گائیں گے ہم ان میں سے کسی بات کو بند کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔لیکن ہم ایک ایسا بادشاہ چاہتے ہیں

جو ہم میں سے ہو اور ہماری رہنمائی کرے۔

اور خدا نے سیموئیل سے کہا" دیکھو انہوں نے تمہیں نہیں بلکہ مجھے رد کیا ہے کہ میں ان پر حکمران نہ رہوں۔"

123-1 یہ کس قدر غمناک بات تھی انہوں نے یہ بالکل محسوس نہ کیا کہ جب وہ خدا کو کہہ رہے تھے کہ ان کو باقی دنیا کی طرح کا ہونے دے تو وہ اسے رّد کررہے تھے اس لیے کہ خدا نے اپنے لوگوں کو دنیا سے مختلف چلنے کے لیے مقرر کیا ہوا تھا۔وہ دنیا کے لوگ نہ تھے اور وہ دنیا کی طرح نظر بھی نہ آتے تھے اور نہ ہی دنیا کی طرح کلام کرتے تھے۔وہ دنیا کے اعتبار سے مصلوب ہو چکے تھے اور دنیا ان کے اعتبار سے مصلوب تھی 2 کرنتھیوں 6:17-18 "اس واسطے خداوند فرماتا ہے کہ ان میں سے نکل کر الگ رہو۔اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کرلونگا۔اور تمہارا باپ رہوں گا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے۔یہ خداوند قادرِ مطلق کا قول ہے۔"

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

123-2 غور کریں کہ بنی اسرائیل اور باقی لوگوں کے درمیان صرف خدا کا فرق تھا۔خدا کو ایک طرف کر دیں تو بنی اسرائیل کسی بھی دوسری قوم کی مانند تھے۔ جب سمسون نے اپنے بالوں کو کٹوا دیا تو وہ عام آدمیوں کی مانند ہو گیا۔روح القدس کی رہنمائی کو ایک طرف کر دیا تو کلیسیا محض ایک ایسی دنیا بن کر رہ جائے گی جس کے ساتھ خدا کا نام منسلک کیا گیا ہے۔دنیا اور کلیسیا ایک ہی مادے سے بنے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جس طرح کہ یعقوب اور عیسو ایک ہی والدین سے تھے لیکن خدا کے روح نے فرق پیدا کیا۔

123-3 اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں، کوئی بھی ایسا کر سکتا ہے۔ چونکہ خدا کی روح کے بغیر آپ خدا کی طرف سے روکے ہوئے ہیں اس لیے کہ دیکھنا یہ ہے کہ آپ کے پاس خدا کا روح ہے یا نہیں۔ کیونکہ رُوح کے بغیر آپ اس کے نہیں۔آمین۔

123-4 کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک خاتون سے پوچھا کہ وہ مسیحی ہے یا نہیں تو اس نے مجھے کہا" جناب میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں ہر رات کو موم بتی جلاتی ہوں۔دنیا کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں میتھوڈسٹ ہوں۔ میں بپٹسٹ ہوں۔ میں پینتی کاسٹل ہوں۔اس کا ان باتوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ روح القدس ہے یا بربادی۔

123-5 پہلے زمانہ سے دیکھنا شروع کریں گے کہ لوگوں نے کس طرح خدا میں ترقی کرنے کے طریقوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔نیکلیوں کے کاموں نے اپنے آپ کو منظر عام پر لانا شروع کیا اور یوں ایک فرقہ وجود میں آ گیا جو کلام کے نمونے سے دور ہٹنے لگا۔صرف ایک لفظ بدلنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ یہ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔جو شریعت کے ایک نقطے میں قصور وار ہے وہ ساری شریعت کا قصور وار گردانا جاتا ہے۔حوا نے صرف ایک ہی لفظ کو بدلا۔اب اسی سے سب خرابی ہو جائے گی۔

123-6 جب یہ فرقہ جس میں شیطان بسا ہوا تھا وجود میں آ گیا تو اس نے حقیقی ایمانداروں کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لڑائی شروع کردی ان لوگوں نے اس بات پر زور دینا شروع کردیا کہ وہ خدا کی کلیسیا ہیں۔

123-7 غور کریں کہ تنظیم نے کس طرح نفرت کو جنم دیا۔اس نے پاک رفاقت کو برباد کر کے رکھ دیا اور اس کی جگہ کڑواہٹ پیدا کردی۔اور یہ مرکا مطلب یعنی وہ چیز ہے جس سے سمُرنہ بھرا ہوا تھا۔کڑواہٹ اور کڑوی جڑ بہتوں کو برباد کر دیتی ہے۔چنانچہ زیادہ سے زیادہ خرابی اندر آنے لگی اتنی کہ ہر آنے والا زمانہ اسکے زخموں کے نشان دیکھ سکے گا۔

124-1 سمُرنہ کی کلیسیا اصلیت سے بہت دور ہو چکی تھی۔یہ دوغلی بن گئی تھی۔اس نے اپنے آپ کو حوا کی طرح دوغلا بنا لیا۔آپ جانتے ہیں کہ دو اقسام کو ملانے سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ دوغلا کہلاتا ہے۔ان کا حاصل مزید اصل کی مانند خالص نہیں رہتا۔یہ مخلوط نسل ہوتی ہے جب حوا نے جانور کو اجازت دی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر ایک مخلوط نسل پیدا کرے تو اس نے ایک ایسی مخلوق کو جنم دیا کہ جو قائن کے نام سے کہلاتی قائن خالص انسان نہ تھا۔وہ اس شریر سے تھا۔غور کریں کہ وہ ہابل سے کس قدر مختلف تھا۔وہ سیت سے کس قدر مختلف تھا۔اس نے خدا سے نفرت کی اور اس کے کلام کے تابع نہ ہوا بلکہ راستباز کو ستایا اور مار ڈالا اس نے اپنے آپ کو خدا کے کلام سے سربلند بنایا۔

124-2 کلیسیا اس مقام سے دور ہٹ چکی تھی جہاں وہ پہلے تھی۔وہ دوغلی ہو چکی تھی اس کا مطلب ہے کہ برائے نام کلیسیا دوغلی کلیسیا ہے۔لوگ کہتے ہیں۔”میں بپٹسٹ ہوں“ابتدا میں ایسے نہ تھا۔”میں میتھوڈسٹ ہوں“۔ابتدا میں ایسے نہ تھا۔خدا کے سیدھے سادھے کلام اور کلیسیا میں روح سے معمور لوگوں کی جگہ پر روح کے دیئے ہوئے مکاشفہ کی رہنمائی میں چلیں۔اب اسکی جگہ عقائد اور قوانین نے لے لی ہے اور تعلیم یافتہ لوگ تعلیم یافتہ لوگوں کے متعلق قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔علم نے مکاشفہ کی جگہ حاصل کر لی ہے اور دلائل نے ایمان کی جگہ۔روح القدس میں حمد و ستائش کی جگہ پروگراموں نے لے لی ہے۔لیکن ابتدا میں ایسے نہ تھا۔یہ سب کچھ بدل چکا ہے اور اب یہ ایک دوغلی کلیسیا بن کر رہ گئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔

124-3 اب جب کلیسیا دوغلی ہوچکی ہے۔تو کیا خالص مسیحی پیدا کرے گی؟ ہرگز نہیں وہ زندگی اور تخم جو ایک مسیحی کو جنم دیتا ہے ان میں موجود نہیں۔ ہر جنس اپنی جنس کے مطابق پیدا ہوتی ہے۔بپٹسٹ لوگ بپٹسٹ کی طرح حرکات کریں گے۔میتھوڈسٹ،میتھوڈسٹ لوگوں کو پیدا کریں گے۔اور وہ بھی میتھوڈسٹ لوگوں جیسی حرکات کریں گے۔ان میں سے ایک بھی خدا کی قوت سے آشنا نہیں اور نہ ہی کبھی ہوگا۔اس لیے کہ یہ ان کے درمیان نہیں ہے۔وہ خدا کی پرستش کی رسومات اور عقائد کے باعث جانے جاتے ہیں۔

124-4 جب دوغلے پن کے متعلق بات کرتے ہیں تو کیا آپ دنیا میں سب سے مشہور دوغلی نسل کو جانتے ہیں؟ یہ صدیوں سے ہمارے درمیان ہے اور یہ خچر ہے۔ یہ گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔یہ بڑی عجیب قسم کا جانور ہے۔یہ اپنی اولاد پیدا نہیں کرسکتا۔اس کے اندر زندگی کے جراثیم نہیں ہوتے۔تاہم ذرا اسکے کام کو دیکھیں۔اور یہ اس قدر ضدی ہوتا ہے کہ آپ اس پر کبھی بھروسہ نہیں کر سکتے۔یہ دوغلے مذہب کی ایک مکمل تصویر ہے۔سچائی اور تاریکی کو ملایا گیا ہے۔گھوڑا ایک حقیقی ایماندار کو ظاہر کرتا ہے۔اور گدھا ناراست شخص کی تصویر ہے۔آپ ان دونوں کو ملائیں تو نتیجہ بانجھ پن اور رسمی مذہب ہوگا۔اسمیں زندگی کا تخم نہیں۔ یہ مردہ ہے۔ یہ سچائی کے متعلق بات کرسکتا ہے لیکن سچائی کو پیدا نہیں کرسکتا۔اس کے اندر خدا نہیں تو بھی یہ باہم جمع ہونے پر خدا کی باتیں کرسکتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود بڑے قرینے کے ساتھ اس کی قوت کا انکار کرتا ہے۔یہ خداوند کے نام پر کلام کا انکار کریں گے۔ان کے لیے بھی کوئی امید نہیں۔کیا آپ نے غور کیا ہے کہ کسی منظّم مذہب یا فرقے کے اندر بیداری کبھی نہیں آئی؟ کبھی نہیں۔ایک بار جب وہ منظّم ہوا تو وہ مر گیا۔وہ پھر کبھی واپس نہیں آ سکتا۔ نہیں جناب۔میں آپ کو ایک مثال دے سکتا ہوں۔خروج 13:13 ’’اور گدھے کے پہلے بچے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فدیہ میں برہ دینا اور اگر تو اس کا

فدیہ نہ دے تو اسکی گردن توڑ دینا۔ اور تیرے بیٹوں میں جتنے پہلوٹھے ہوں ان سب کا فدیہ تجھ کو دینا ہو گا۔" دیکھا کہ گدھا چھڑایا جا سکتا ہے۔ ہر ایک گنہگار خداوند یسوع مسیح کے خون کی قربانی کے باعث چھڑایا جا سکتا ہے یا پھر وہ مسیح کو رّد کر کے اپنے آپ کو رّد کر لیتا ہے۔ لیکن خچر کا فدیہ نہیں دے سکتے۔ اسکے لیے کوئی مخلصی نہیں ہے۔ اس کے لیے کوئی خون نہیں۔ چونکہ خچر کلیسیا میں پناہ لیتا ہے اور گدھا خون میں، اس لیے خچر کی مخلصی نہیں ہو سکتی۔ خچر کے اندر زندگی کے جراثیم نہیں ہوتے جب کہ گدھے میں یہ جرثومہ موجود ہے۔

125-1 چند ہفتوں کی بات ہے کہ میں نے ایک ایڈیٹوریل پڑھا۔ ہاں ایک غیر نجات یافتہ بزنس مین کا لکھا ہوا تھا (کرسچین بزنس مین کا نہیں) اس نے کہا کہ وہ کلیسیاؤں سے متعجب ہے وہ ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ ان کے پاس پروفیسروں سے بھری ہوئی سیمنریاں ہیں جنہوں نے کلام کو اس لیے سیکھا کہ وہ اسے ضائع کر دیں اور یہ شخص اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ وہ اس سے خوف زدہ ہے۔ اس نے کہا کہ وہ بے دین۔ اشتراکیت، آزاد خیال یا کسی اور کو جو اس طرح کے کام کرتا ہے سمجھ سکتا ہے لیکن جب کلیسیا نے خود خدا کے کلام کو باطل کیا ہے تو یہ قتلِ عمداً کے مترادف ہے۔ یہ ہے آپ کا دوغلا مذہب۔ اے امریکہ پیشتر اس کے کہ مزید دیر ہو جائے بیدار ہو جاؤ۔

125-2 جب کلیسیا کلام سے ہٹ جاتی ہے تو یہ کسی بھی بات کو مان سکتی ہے۔ یہ حوا کی مانند ہے۔ جب قائن پیدا ہوا تو اس نے کہا کہ "مجھے خداوند کی طرف سے ایک مرد ملا۔ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ اس کا حقیقت میں یہی مطلب تھا؟ اس نے سوچا کہ اسے خدا کی طرف سے ایک مرد ملا۔ دیکھیں کہ خدا کے کلام کی جگہ جب وہ شیطان کی بات کو سن کر دھوکہ کھا گئی تو اس نے سوچا کہ جو کچھ بھی اس نے کہا ہے وہ درست ہے۔ اگر اس نے کہا کہ اسے خداوند کی طرف سے ایک مرد ملا تو اس کو خداوند کی طرف سے ہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملا۔لیکن خدا نے اپنی کائنات کے اندر کچھ اصول اور قانون قائم کیئے ہیں۔صرف اچھا بیج ہی اچھا پھل پیدا کر سکتا ہے اور برا بیج برا پھل پیدا کرتا ہے۔لیکن ہر بیج گو وہ مختلف ہو ایک ہی زمین میں سے خوراک،نمی اور سورج کی تپش حاصل کرتا ہے۔لیکن پھل وہ اپنی جنس کے مطابق ہی لائے گا۔قائن کی نسل کی تواریخ کو ملاخطہ فرمائیں اور پھر سیت کی نسل پر غور کریں۔دونوں میں صرف اصلی بیج کا فرق ہے اور کچھ نہیں۔

126-1 اگر آپ حوا کے اس بیان کو بغور دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جس طرح زیادہ لوگ سمجھتے ہیں اس میں ان سے کہیں زیادہ سمجھ تھی۔اس نے اسے شیطان کا بیٹا کہہ کر نہیں پکارا۔کیونکہ اگر وہ ایسا کہتی تو وہ اسے خدا کے برابر بناتی۔صرف خدا ہی مریم کے بطن میں ایک بیضے کو خلق کر سکتا تھا۔شیطان ایسے نہیں کر سکتا تھا۔حوا اس بات کو جانتی تھی،شیطان صرف اُلٹا کام کر سکتا تھا اس لیے اس نے اسے غلط نسل دیکر فریب دیا۔ہابل اور سیت کو دنیا میں لانے والا آدم کا تخم تھا۔دونوں تخم ایک ہی عمل میں سے گزرے لیکن بچے مختلف تھے اس لیے کہ دونوں کے باپ مختلف تھے۔

126-2 وہ سمجھتی تھی کہ قائن خدا سے ہے۔اس نے شیطان کے جھوٹ کو خدا کی صداقت کی مانند قبول کیا۔یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ یہ اب ہمارے پاس ہے۔کلیساؤں نے اپنے آپ کو سچائی کا سرچشمہ بنا رکھا ہے لیکن سچائی ان میں موجود نہیں۔تاہم ان کی اولاد ان کی قسم کھاتی ہے اور ان کی غلطی کو قائم رکھنے کے لیے مرنے مارنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔

126-3 اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں بڑھا چڑھا کر بات کر رہا ہوں تو 2 تیمتھیس تیسرے باب سے لے کر چوتھے باب کی پہلی پانچ آیات کو پڑھیں۔"خدا اور مسیح یسوع کو جو زندوں اور مردوں کی عدالت کریگا گواہ کر کے اور اس کے ظہور اور بادشاہی کو یاد دلا کر میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ تو کلام کی منادی کر۔وقت اور بے وقت مستعد رہ۔ہر طرح کے تحمل اور تعلیم کے ساتھ سمجھا دے اور ملامت اور نصیحت کر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیونکہ ایسا وقت آئیگا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے استاد بنالیں گے۔اور اپنے کانوں کوحق کی طرف سے پھر کرکہانیوں پر متوجہ ہونگے۔مگر تو سب باتوں میں ہوشیار رہ۔دکھ اٹھا۔بشارت کا کام انجام دے۔اپنی خدمت کو پورا کر"۔

126-4 جب کلیسیا نے آدم اور حوا کی مانند اپنے آپ کو اصلیت سے دور کرلیا تو اندر موت آ گئی۔اور وہ مزید کسی طاقت کی حامل نہ رہی بلکہ ایک عجیب الخلقت مخلوق بن کر رہ گئی جب کلیسیا نے روح القدس اور کلام کی رہنمائی کے عوض لوگوں کو مذہبی ضابطوں اور رسومات پر چلانے والی منظّم کہانت کے زیر اثر چلانے کا فیصلہ کرلیا تو اندر موت آ گھسی اور اس نے بیمار ہونا شروع کر دیا۔پھر جونہی وہ بیمار ہوئی تو وہ ایک بے قوت گروہ میں تبدیل ہو کر رہ گئی جس کا ہتھیار صرف بحث وتمحیص تھا۔چونکہ اس کی امیدیں صرف پروگراموں پر لگ گئیں۔اس لیے وہ جو خود کچھ پیدا کرنے کے قابل نہ رہی۔انہوں نے پروگراموں کو بویا اور پروگراموں کو ہی کاٹا انہوں نے برائی کو بویا اور برائی کی اولاد کو کاٹا۔

127-1 اگر آپ خدا کے ساتھ بگڑیں تو آپ ٹھیک وہی چیز کاٹیں گے جسکو آپ نے بویا ہے۔انسان کو یہ بات قدرت سے سیکھنی چاہیے۔اس نے فطرت کے ساتھ دست اندازی کی ہے۔اس نے نظامِ قدرت میں اپنے خیالات اور قیاسوں کوٹھونسا ہے۔ذرا دیکھیں کہ اس نے مرغی کی کس طرح افزائش نسل کی ہے۔یہ اس قدر اعلیٰ پیمانے پر کی گئی ہے کہ وہ ایک ایسی مشین بن کر رہ گئی ہے جو خود بخود انڈے دیتی ہے۔یہ غذائیت کے لیے اچھی نہیں ہے۔کھانے میں یہ نہایت ہی بدمزہ اور ناقص ہے۔وہ ٹیکوں کے ذریعے مادے اس کے جسم میں داخل کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے انسانی بدن اس طرح تبدیل ہو رہے ہیں کہ عورتیں کولہوں سے سکڑی ہوئی اور کندھوں سے کشادہ ہو رہی ہیں اور مرد اس کے الٹ ہو رہے ہیں۔اب اگر آپ قانونِ قدرت کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیں۔تو جب آپ سچائی کو بدلیں گے۔تو پھر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا ہوگا؟اس کا جواب یہ ہے کہ آپ مخالفِ مسیح اور بے خدا مذہبی نظام کوجنم دیں گے۔ جو اس قدر خراب ہوگا کہ اصل کو پیش نہ کر سکے گا۔اس قسم کی حالت کا خدا کے پاس ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے آگ کی جھیل ہے۔

127-2 بیچارہ سمرنہ کا زمانہ ٹوٹ رہا تھا۔اور جب یہ ختم ہوگیا تو پھر کبھی واپس نہ آیا۔کوئی بھی زمانہ کبھی واپس نہیں آیا۔کوئی بیداری کبھی واپس نہیں آئی۔اسکے اندر محض انسانی نسل کے ذریعے خدا کی زندگی نہیں آسکتی۔اس کے لیے ایک ایسی نسل کی ضرورت ہے جو اوپر سے ہو۔یہ آخری زمانہ جب پینتکست بیداری کی آگ کے ساتھ شروع ہوا تو انہوں نے اسے منظّم کرنا شروع کر دیا۔خدا کے کلام کے عوض انہوں نے اپنے خیالات کو اپنا کر وہی کچھ کیا جو ہر زمانے میں ہوا۔اور کلام کی جگہ دستور العمل بنا لیے۔ ذرا آپ اس دستور العمل سے باہر قدم رکھیں اور پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔''بھائی آپ باہر خارج کئے گئے ہیں'' یوں وہ آپ کو اذیت دیں گے اور الزام خدا پر لگائیں گے وہ اپنی تنظیموں سے کس قدر پیار کرتے ہیں۔اس میں تعجب کی بات نہیں کہ یہ پینتی کاسٹل لوگوں کی دوسری پشت ہے اور چونکہ خدا کے پوتے پوتیاں نہیں ہوتے اس لیے وہ محض اپنے والدوں کی اولاد ہیں۔جو اپنے عقائد اور پرستش کے طور طریقوں سے پہچانے جاتے ہیں۔وہ اپنی پرانی باتوں کا ذکر تو کر سکتے ہیں لیکن ان کو پیش نہیں کر سکتے۔ ایک وقت تھا جب ان کے پاس بجلی کی سی چمک تھی لیکن اب پیچھے ماسوائے گرج کے اور کچھ نہیں رہا۔ذرا ان کو اپنی تحریک کے جلال کی باتیں کرنے دیں تو وہ کہیں گے جی جناب یہ وہ تحریک ہے جسے کسی انسان نے شروع نہیں کیا۔یہ خود بخود شروع ہوئی۔روح القدس تمام دنیا پر نازل ہوا۔ہاں جناب ہم نے وہی کچھ حاصل کیا ہے جو انکے پاس پینتی کوست کے دن تھا۔اور یہ انسان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے تھا تو پھر یہ اسی راہ پر کیوں نہ چل سکے۔اگر اسے خدا نے شروع کیا تھا تو پھر خدا اسے جاری کیوں نہ رکھ سکا؟اگر اسی کو شروع کرنے سے پہلے خدا نے عقیدوں اور رسومات کی کوئی کتاب نہیں لکھی تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھران کوایسا کرنے کا کیا حق ہے؟ خدا نے اپنا روح بپٹپسٹ ۔میتھوڈسٹ ۔ناظرین ۔ایڈوینٹسٹ ۔ پریسبٹرین، برادرن اور چرچ آف گاڈ وغیرہ پر نازل کیا۔ان سب بھائیوں نے مختلف تعلیمات،قواعدو ضوابط اور کلیسیائی دستورالعمل وغیرہ کے تحت پرورش پائی ۔خدا نے ان سب کو ایک طرف دھکیل دیا۔اور ان کے زمانے کے کُلیوں کو برباد کر کے روح کی نعمتوں کو بحال کیا اور پھر ثابت کر دکھایا کہ وہ کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔لیکن کیا ان پینتی کاسٹل لوگوں نے تنظیم بنانے کے بارے میں کوئی سبق سیکھا؟ نہیں جناب۔انہوں نے پہلے کی طرح اپنے آپ کو منظّم کر لیا اور درسی کتب۔دستورالعمل۔کلیسیائی دستورالعمل اور رفاقتی کتابیں بنالیں ۔ان کے ذہن میں صرف یہ خیال تھا کہ وہ ثابت کریں کہ اب ان کے پاس تمام سچائی ہے اور وہ جواب کو جانتے ہیں۔اسی وجہ سے وہ خدا کے ایسے منتخب لوگ ہیں جو خود بھی راستے سے واقف ہیں اور خدا کے مقرر کئے ہوئے رہنماؤں کی حیثیت سے وہ دوسروں کو بھی راہ دکھا سکتے ہیں۔لیکن انہوں نے اسے حاصل نہیں کیا انہوں نے اپنے آپکو اس فرقے کی مانند دوغلا بنا لیا ہے۔جن میں سے وہ نکل کر الگ ہوئے تھے اگر وہ دلہن میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔تو وہ اسی طرح باہر نکلیں گے جس طرح ان کے آباؤ اجداد نکلے تھے۔

128-1 وہ باقی لوگوں کی طرح ہیں۔بیداری ختم ہو چکی تھی۔وہ مردہ ہو چکے ہیں۔لیکن اپنے نام کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔انہوں نے اپنے آپ کو منظّم بھی کیا اور خدا کی روح کی باتیں بھی کرتے رہے۔وہ روح القدس کے ثبوت کا ذکر کرتے ہیں لیکن یہ بھول گئے ہیں کہ شیطان بھی بیگانہ زبانوں میں باتیں کر سکتا ہے۔وہ زبانوں میں باتیں کرتے ہیں بابل والا اختلاف ان کے درمیان ہے اور وہ اسے خدا کے روح کا نام دیتے ہیں۔ایک مرتبہ ہم پھر دیکھتے ہیں کہ انسان خدا سے مشورہ حاصل کرنے کی بجائے خود اس کو مشورہ دے رہا ہے۔

128-2 ہو سکتا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے آپ اس پر مجھے جھڑکنا چاہیں۔بہت اچھا۔وہ لوگ اپنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کو پینتی کاسٹل اور فل گاسپل کے نام سے پکارتے ہیں۔ آ یئے۔ انہیں ثابت کر کے دکھائیں پینتی کو ست کے دن آ گ ابر کی صورت میں نازل ہوئی اور ان میں سے ہر ایک پر زبانوں کی صورت میں ٹھہر گئی۔ اب آگ کہاں ہے؟ پینتکست کے دن انہوں نے بیگانہ زبانوں میں باتیں کیں اور جن لوگوں نے ان کو سنا وہ ان کو سمجھے۔ وہ بات اب کہاں ہے؟ ایمانداروں کا تمام گروہ ایک ہی خاندان کے طور پر کلام کرتا تھا۔ پینتی کاسٹل لوگ اس بری طرح سے منقسم ہو چکے ہیں کہ تواریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کوئی شخص ابتدائی کلیسیا میں خود شامل ہونے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ بلکہ خدا ان کو ان میں ملا دیا کرتا تھا۔ جتنی بکریاں دوسری جماعتوں میں ہیں اتنی ہی ان کے درمیان بھی ہیں۔ وہ فل گاسپل ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن وہ اسے ثابت نہیں کر سکتے۔ ان کی کلیسیا ئیں بھی قدرت سے اسی قدر خالی ہیں جتنی کہ دوسری۔ اگر یہ

فل گاسپل ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ بائبل میں پینتکست کے دن جن فل گاسپل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ وہ گاتے ہیں کہ ''مجھ میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے'' وہ درست ہیں لیکن یہ تبدیلی بہتری کے لیے نہیں ہوئی۔ یہ خدا کے پاس واپس آنے کا وقت ہے ان کے پاس اپنی شناخت کو قائم رکھنے کے لیے نام تو ہے لیکن وہ ہیں مردہ۔ غیر زبانیں بیداری کا ثبوت ہے۔ غیر زبانیں اس بات کی دعویدار ہیں کہ یہودیوں کی رسومات کا مذہب ختم ہو گیا ہے۔ اور اب ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ ان دنوں زبانیں غیر اقوام کی کلیسیا کے آگے پردہ گرا رہی ہیں اور خوشخبری واپس یہودیوں کی طرف جا رہی ہے۔ لوگ غیر زبانوں کو ایک عظیم روحانی تحریک کا نقیب سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ کشتی کو کھو بیٹھے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ انسانی خیالات، منصوبے اور بادشاہتوں کے خاتمے کی تحریر کو لکھ کر سمجھا رہی ہیں کہ خدا کی بادشاہت آ پہنچی ہے اے خدا کے لوگو۔ اٹھو۔ اٹھو۔

129-1 اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہے تو ذرا اس کو سنئے۔ تمام دنیا کے اندر پینتی کاسٹل اور ابتدائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعلیم کو ماننے دعویدار لوگ تاجر لوگوں کو منظّم کر رہے
ہیں ۔انہوں نے بغیر بلاہٹ کے پلپٹ پر قبضہ کر لیا ہے ۔انہوں نے اپنے آپ کو آدم گیر اور خدا کی تحریک کے بانیوں کے نام سے سجایا ہےاور وہ کہتے ہیں کہ افسیوں 4:10-13 کی خدمت کی نعمت جو خدا کے کلیسیا کو دی ہے فیل ہو چکی ہے ۔اس لیے کہ وہ اسے حاصل کر رہے ہیں ۔ یہاں ٹھیک ہم اس پیشنگوئی کی تکمیل کے درمیان ہیں ۔مخالفت کرنے والے قورح کے نام سے کہلاتے ہیں ۔اور وہ اس کو جانتے تک بھی نہیں کہ وہ اس کو پورا کر رہے ہیں ۔ وہ اندھے پن کی حالت میں سچائی کی منادی کے تجربے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں ۔ خدا ان پر رحم کرے ۔خدا کرے کہ ان کی آنکھیں مزید دیر ہونے سے قبل ہی کھل جائیں ۔اوہ میری بات سنئے ۔ دولت کی شان وشوکت سماجی رہنمائی ۔تجارتی اہلیت یا خالص دماغی شجاعت نے کب کسی کو روحانی رہنمائی کرنے یا خدا کے کلام کو اہمیت دینے کی سند دی ہے ۔؟ اور جب کسی بھی طریقے سے مادیت اور انسانی قدر و قیمت ایک ایسے ردرمیانی طور پر دکھانا شروع کر دیتے ہیں جن کے ذریعے خدا کلام کرتا ہے نہ کہ روح القدس ،تو پھر ہم خدا کے لیے نہیں بلکہ اس کے خلاف جنگ کر رہے ہیں ۔

129-2 اب میں یہ بات ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں ۔ میں کلیسیا کے بزرگوں کے خلاف نہیں بول رہا ۔ نہیں جناب ۔ وہ بزرگ ویسا ہی غریب ہو سکتا ہے جیسا کہ کوئی اور آدمی جب تک وہ اپنے دل اور کاموں میں بزرگ ہے ۔وہ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ہو سکتا ہے ۔ میں کسی بھی شخص کو کلیسیا میں بزرگ مقرر کرنے میں کبھی بھی نہ جھجکوں گا بشرطیکہ اس میں بزرگ اور خادم ہونے کی لیاقت ہو اور اس کی مالی اور سماجی خوبیوں کی پرواہ نہ کرونگا ۔لیکن جونہی آپ کلیسیا میں سماجی اور مالی ڈھانچے کو ابھرتا دیکھیں تو یہ لوگوں کو کسی بھی طریقے سے تقسیم کر سکتا ہے ۔ یہ خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ جسمانی طور پر دولتمند لیکن روحانی طور پر غریب لودیکیائی زمانے کے وقت کا جس میں اب ہم رہ رہے ہیں ایک اور نشان ہے ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’میں تیری غریبی کو جانتا ہوں‘‘، کیا آپ نے غور فرمایا ہے کہ ان کی غریبی کو اسی حالت میں شیطان کی جماعت کی ساتھ منسلک کیا گیا ہے؟ ہاں یہ دولتمند اور بے قوت تنظیم ہے جس کے پاس دولت ہے اور جو لوگ خدا کی خدمت کرتے ہیں یہ ہمیشہ ان کو باہر نکال دیتی ہے۔ جب خدا کا روح لوگوں کے دلوں میں جنبش کرتا ہے تو یہ کون ہے جو عمارتوں اور جائیدادوں کو چھوڑ دیتی ہے؟ چھوٹا گلہ ہمیشہ بڑی تنظیموں کے مقابلے میں نقصان اٹھاتا ہے۔ پھر لوگ کہاں جاتے ہیں؟ وہ اپنے گھروں، ذخیرہ خانوں اور تہہ خانوں میں بالکل اسی طرح عبادت کرتے ہیں جس طرح کہ وہ زمین دوز قبرستانوں میں جا کر کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ اس دنیا کی چیزوں میں غریب تھے یقیناً لیکن وہ روح میں دولتمند تھے۔

130-1 ’’میں ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں‘‘۔ یہاں یہ خیال نہیں کہ یہ جھوٹے لوگ خدا پر لعن طعن کر رہے تھے۔ گو اس کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن وہ اصلی کلیسیا پر لعن طعن کر رہے تھے۔ یہ ہمیشہ اسی طرح ہوا ہے۔ شروع شروع میں یروشلم کے یہودیوں نے کلیسیا پر لعن طعن کیا۔ غیر اقوام کے بت پرست لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا۔ اگر کسی کے خلاف کچھ بولا جاتا تھا تو وہ ہمیشہ حقیقی بیج ہی ہوا کرتا تھا۔ نیرو بادشاہ کے زمانے میں ہر ناگہانی آفت کا ذمہ دار مسیحیوں کو ٹھہرایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ روم کے جلنے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد کی گئی۔ اشتراکی ممالک میں سب سے پہلے چھوٹے گلے کا ہی حق مارا گیا، گو تعداد کے لحاظ سے یہ بالکل غیر اہم ہوتے ہیں۔ اگرچہ مسیحی بہت ہی اعلیٰ اور وفادار لوگ ہیں جو صرف اچھائی ہی کرتے ہیں تو بھی آخر میں ہمیشہ انہی کو ستایا جاتا ہے۔ تاکہ ان کو جسمانی طور پر برباد کر دیا جائے۔

130-2 یہ بے خدا لوگوں کے لیے ایک تنبیہ ہے۔ وہ زخمی انگوٹھے کی طرح برے لوگوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ اور گو راستباز لوگ برے لوگوں کے ساتھ کوئی برائی نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہمیشہ ان کے ساتھ نیکی کرنے کے درپئے ہی رہتے ہیں۔ تو بھی یوحنا ہمیشہ بپتسمہ دینے والے کی طرح کی مستقلاً نا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتی پیدا کرنے والوں کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔لیکن یوحنا ہیرودیس کو کوئی نقصان نہ پہنچانا چاہتا تھا نہ ہی اسکی بیوی کو، بلکہ وہ ان کو خدا کے غضب سے بچانا چاہتا تھا۔مگر اسے نہ صرف پورے طور پر غلط سمجھ کر اسکا سامنا بھی کیا گیا بلکہ اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ان تمام نیکیوں کے عوض جو خدا کے لوگ کرتے ہیں ان کا برسرِ عام مضحکہ اڑا کر ان کو موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے۔یقیناً ایسے لوگوں کے پیچھے کوئی منحوس قوت ہوتی ہے جو اپنے ساتھ نیکی کرنے والوں کو بدلے میں بدی دیتے ہیں۔ہاں اس قسم کی قوت ہے یہ شیطان ہے اور اس کا جواب اگلی آیت ہے۔

مصیبت کے سال

130-3 مکاشفہ 2:10 ''جو دکھ تجھے سہنے ہونگے ان سے خوف نہ کر۔دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا''۔

130-4 جب کبھی خداوند نے ''خوف نہ کر'' کے لفظوں کو استعمال کیا ان کے پیچھے ایک بڑا خطرہ اور دکھ اور نقصان ہوا کرتا تھا۔لیکن یہاں وہ اسکی ناخوشگوار اور ڈرانے والے انداز میں نہیں کہتا کہ دکھ آرہا ہے اس لیے کہ یہ لفظ کس کو خوفزدہ کر سکتے ہیں۔بلکہ ایک ماں کی طرح جب وہ رات کی روشنی بجھانے لگتی ہے تو وہ اپنے بچوں کو بڑی نرمی کے ساتھ کہتی ہے کہ اب خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔کیونکہ روشنی بجھنے لگی ہے اور اب اندھیرا ہو جائے گا لیکن یاد رکھو کہ میں یہاں تمہارے ساتھ ہوں۔اسی طرح وہ کہتا ہے کہ لوگوں سے نہ ڈریں وہ آپکا کیا کر سکتے ہیں۔میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرا فضل تمہارے لیے کافی ہے۔جب تو پانیوں میں سے گزرے تو وہ تجھے ڈبوئیں گے نہیں، یہاں تک کہ تم موت سے بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شکست خوردہ نہ ہوگے۔آپ فاتح لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔

131-1 عظیم رسول ان لفظوں کی حقیقت کو تجربے سے جانتا تھا اور اس نے رومیوں 8:35-39 میں لکھا ہے۔"کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر

گنے گئے ۔مگر ان سب حالتوں میں اس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی ، نہ فرشتے ، نہ حکومتیں ، نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔" ہمیں خوف نہ کھانا چاہیے۔اس کی محبت تمام خوف کو نکال دیتی ہے۔

131-2 غور کریں کہ وہ کیا کہتا ہے۔"ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو۔ یہودی یہ عین اسی وقت کر رہے تھے۔ بت پرستوں کے کاہن بھی اسی وقت یہی کر رہے تھے۔ حاکم عوام کی خوشامد کرنا چاہتے تھے چونکہ لوگ دنگل پسند تھے۔اس لیے حاکم جو عوام کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ وہ اکھاڑے میں کھلبلی مچا کر ہزار ہا مسیحیوں کو موت کی گھاٹ اترتے دیکھنا چاہتے تھے۔ ابلیس کا اس کے ساتھ کیا کام تھا؟۔اس کو موردِ الزام کیوں ٹھہرائیں؟ ہاں اسکے پیچھے شیطان کی نفرت تھی۔چونکہ وہ خدا سے نفرت کرتا ہے۔اس لیے ان سب باتوں کے پیچھے اس کا ہاتھ تھا۔خدا جس چیز پر اپنا دل لگاتا ہے شیطان اس کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن خبر دار یہاں اسکی کچھ تشریحات ہیں۔ اگر شیطان ان یہودیوں کے پیچھے تھا جو مسیحیوں کو کچہریوں کے اندر گھسیٹ رہے تھے۔تو پھر یہودی مذہب خدا کا مذہب نہیں تھا۔ بلکہ شیطان کا تھا۔ان کا مجمع بھی شیطان کی جماعت تھی اور اگر رومن کیتھولک کلیسیا نے تاریک زمانوں میں مسیحیوں کی کثیر تعداد کو مار ڈالا۔ہاں ہر زمانے میں۔تو پھر وہ بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شیطان کی طرف سے اور شیطان ہی کے ہیں۔

131-3 اور اگر آپ سوچتے ہیں کہ یہ صدمہ پہنچانے والی بات ہے تو ذرا انتظار کریں جب تک کہ مکاشفہ (13) تیرہویں باب کی پیشنگوئی پوری نہیں ہوجاتی ۔ یہ بالکل درست ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اسی باب میں ہے اس قوم کا نشان تیرہ ہے۔ یہ تیرہ نو آبادیوں سے شروع ہوا۔اس کے جھنڈے میں تیرہ ستارے اور تیرہ ہی لکیریں ہیں اور تیرہویں باب میں ہی اسکا مقدر ہے۔اس بت میں جس کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے اس حیوان کی جو اس سے پہلے تھا تمام بدی پائی جائے گی ۔جس طرح حیوان نائیسین کونسل سے کھڑا ہوا۔اسی طرح اس کا بت بھی ورلڈ کونسل آف چرچز میں سے اپنی تمام بے دینی اور شیطانی قوت کے ساتھ آئیگا۔ کہ خدا کے حقیقی انگور پر ابلیس کے قہر کو نکالے ۔ یہ اسکے شیطانی ظلم اور چالاکی کے عمل کی دہرائی ہوگی۔

132-1 جو لوگ خدا کے حلم سے جنگ کر رہے ہے اور اس کو ٹھٹھوں میں اڑا کر برباد کر رہے ہیں۔ان کو ایسا کرنے دیں جس طرح چاہتے ہیں ویسا ہی کریں۔ وہ سب کچھ خدا اور مذہب کے نام پر کرتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بولتے ہیں ۔ وہ خدا سے نہیں ۔ وہ اپنے باپ ابلیس سے ہیں ۔ وہ کسی شخص کے خلاف اپنے کاموں سے عیاں ہوتے ہیں۔ان کو منظّم ہو کر چھوٹے گلے کو چھوڑ دینے دیں۔ وہ مزید ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنے باپ ابلیس سے ہیں۔وہ جنگلی انگور ہیں۔وہ انگور جو قتل کرتا ہے۔ان کی نفرت ثابت کرتی ہے کہ وہ کون ہیں۔وہ نیکلی ۔اور مخالفِ مسیح کلیسیا ہے۔

132-2 ’’وہ قید میں ڈالے گئے۔‘‘ ہاں وہ عدالتوں میں حاضر کئے گئے ان پر جھوٹے الزام لگا کر مقدمہ چلایا گیا اور بالآخر قید کی سزا دی گئی بے شک یہ سب کچھ مذہب اور شائستگی اور لا خطا تشدد کے نام پر کیا گیا۔ یہ سب کچھ ایک اچھے مقصد کے لیے کیا گیا۔ یہ بات مجھے اعلیٰ عدالت کی یاد دلاتی ہے۔جس نے مدرسوں میں دعا اور بائبل کے مطالعہ کے قوانین بنائے ۔اس کے پیچھے کون ہے؟ شیطان ہے۔ یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدا کے خلاف محض ایک اور غضب ناک طوفان ہے۔

132-3 ''دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔'' یہ پیشنگوئی ہے اور اس کے ذریعے ہم سُمرنہ کے زمانے کی معیاد کا احاطہ کرتے ہیں ڈائیوکلیٹئن (Diocletian) نے جو تمام بادشاہوں سے زیادہ ظالم تھا۔ خدا کے مقدسوں کے خلاف ایک ایسا ہولناک جہاد شروع کیا کہ اگر خدا کا رحم نہ ہوتا تو وہ تمام ایمانداروں کو صفحہءِ ہستی سے مٹا ڈالتا۔ یہ تاریخ میں سب سے زیادہ خونی دور تھا اور یہ دس سال تک جاری رہا (مکاشفہ 2:10) کے دس دن 302 سے لے کر 312 تک کا عرصہ ہے۔

132-4 ''جان دینے تک وفادار رہ'' وہ یہ نہیں کہتا کہ موت تک وفادار رہ بلکہ جان دینے تک۔ ممکن ہے کہ آپ کو اپنی گواہی پر خون کی مہر ثبت کرنی پڑے۔ تمام زمانوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ مر چکے ہیں۔ وہ ایمان کی حالت میں مر گئے۔ وفادار انیتپاس شہید کی طرح انہوں نے اپنی زندگیوں کو عزیز نہ سمجھا۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ شہید ہونا ناممکن ہے لیکن کیا ہم اس بات کو یاد کرنے کی جرأت کریں گے کہ جس ایمان کو ہم یسوع مسیح میں فتح حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اسی ایمان نے پولیکارپ اور باقی شہیدوں کو قائم رکھا۔ عظیم ایمان عظیم وقت کے لیے ایک عظیم فضل بخشا ہے۔ خدا ہمیشہ تک مبارک ہو۔

133-1 ''تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا''۔ چونکہ خداوند کے نام پر ایک گلاس ٹھنڈا پانی دینے والا بھی اپنا اجر حاصل کرنے میں ناکام نہ ہوگا۔ تو اس شخص کو کس قدر بڑا انعام ملے گا جو خداوند یسوع مسیح کے نام پر اپنی جان شہید ہونے کے لیے دے دے گا۔ اگر ہم اِس تاج کا مقابلہ اُس تاج کے ساتھ کریں جو دوڑ میں کامیاب ہونے کے صلہ میں ملتا ہے تو شاید ہمیں اس کا معمولی سا اندازہ ہوسکتا ہے۔ 1 کرنتھیوں 9:24 میں پولس کہتا ہے کہ ''کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تم بھی ایسے ہی دوڑو تا کہ جیتو!''۔ اولمپک کی دوڑ میں جیتنے والے کو جو سہرا دیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جا تا ہے وہ زیتون کی ڈالیوں کا ہار ہوتا ہے۔لیکن جس تاج کا مکاشفہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ شہیدوں کو دیا جا تا ہے۔وہ بادشاہی تاج ہے ۔یسوع اسے زندگی کا تاج کہتا ہے۔ایک سہرا ان کے لیے جنہوں نے جانفشانی کی ہے جبکہ دوسرا ان کے لیے ہے جنہوں نے اپنا آپ دے دیا ہے۔ یہ دونوں نہ مرجھانے والے سہرے ہیں۔وہ ہلاک نہ ہونگے۔دنیوی زندگی کی دوڑ کو جیتنے والے جلد ہی دنیاوی تحسین کی خوشی کو کھو بیٹھیں گے۔ان کا جلال نا کام ہو جائے گا۔لیکن جن لوگوں نے اپنی زندگیاں خدا کے لیے نثار کر دی ہیں۔خواہ وہ روزمرہ کی جانفشانی یا اپنے خون کی قربانی کا تاج پہننے کے لیے ان کو زندگی کا تاج دیا جائے گا۔

133-2 خدا کے ابدی انعام کو حاصل کرنے کے لیے بہت محنت سے کام کیا گیا ہے۔خدا کے اجر کو بہت کم اہمیت دی گئی۔اگر ہم جسم کے جی اٹھنے اور جو ہر کی ابدی بادشاہی پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں آسمان پر وہ خزانہ جمع کر لینا چاہیے جو وفادار مقدسین کو ملے گا۔

غالب آنے والوں کا صلہ

133-3 مکاشفہ 2:11 ''جس کے کان ہوں کا وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے ہے جو غالب آئے اس کو دوسری موت کے نقصان پہنچے گا۔''

ایک مرتبہ پھر روح تمام زمانوں کے ساتھ بات کر رہا ہے۔یہ پیغام آج ہمیں بھی اس طرح تسلی دے رہا ہے۔جس طرح کہ اس نے باقی تمام زمانوں میں ہمارے بھائیوں کو تسلی دی۔اور وہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ دوسری موت ہمیں نقصان نہ پہنچائے گی۔

133-4 ہم سب جانتے ہیں کہ دوسری موت آگ کی جھیل ہے۔مکاشفہ 20:14 ''اور موت اور عالمِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔" بے شک اس کا مطلب ہے کہ جو اس میں تھے ان کو آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔ اس لیے میں یہاں آ کر کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ بے شک یہ بات لوگوں کو میری تعلیم و علم الٰہیات پر رائے زنی کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔ لیکن میں یہاں خدا کے کلام کے اختیار کے ساتھ کھڑا ہوں اور اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں کہ بے ایمان لوگ ابدی ہلاکت میں جائیں گے اور وہاں ابد تک جلتے رہیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جہنم یا آگ کی جھیل، جو کچھ بھی آپ کہنا چاہیں کہہ لیں یہ ابدی نہیں ہے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ اس کی ابتداء ہے؟ متی 25:41 میں لکھا ہے کہ "ہمیشہ کی آگ ابلیس اور اسکے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔" اور اگر یہ تیار کی گئی ہے تو یہ آغاز کے بغیر نہ تھی اور اگر اس کا آغاز ہے تو پھر یہ ابدی نہیں ہوسکتی۔ بے شک آپ "ہمیشہ" کے لفظ کو مدنظر رکھ کر حیرت زدہ ہوسکتے ہیں۔ لیکن اس لفظ کا مطلب ہے "زمانوں سے کر زمانوں تک" اور اس کے ساتھ مختلف معنی منسلک ہیں۔

1۔ سیموئیل 3:13-14 میں خدا نے سیموئیل کو کہا کہ وہ عیلی کے گھرانے کا صفایہ ہمیشہ کے لیے کر دے گا اور اس کے بعد پھر کبھی بھی قربانی نہ گزرانے گا اور 2 سلاطین 2:27 میں سلیمان نے اس کے آخری وارث کو دستبردار کیا۔ یہ تقریباً چار پشتوں یا ان کے بعد کی بات ہے اب یہاں سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ لفظ "ہمیشہ" ابدیت کے ساتھ، جس کا نہ کوئی شروع ہے اور نہ ہی اختتام کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ یہاں اس واقعہ میں لفظ "ہمیشہ" کا مطلب ہے۔ "غائب ہونے تک" اور یہی ہے جو ہوا۔ وہ غائب ہو گئے۔

134-1 2 تھسلنکیوں 1:9 میں لفظ "ہلاکت" کو ملاحظہ فرمائیں۔ "وہ خداوند کے چہرہ اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔" یونانی زبان میں ہلاکت کا مطلب یقیناً فنا ہوتا ہے۔ لیکن لفظ بربادی کا مطلب فنا کرنا نہیں ہے۔ بربادی کا مطلب ہے کسی چیز کا آہستہ آہستہ زائل ہونا۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ کسی چیز کو فنا کرتے رہنا۔ اس صورت میں تو یہ لفظ بربادی بن کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہ جائے گا۔ جب کہ اس مطلب یہ ہے کہ کسی خاص حد یا مقام تک برباد کرنا۔

134-2 شاید آپ اس بات پر حیران ہوں کہ آپ ''ابدی'' کا لفظ کس وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اس طریقے سے نہیں جس طرح کہ ہمیں سکھایا گیا ہے۔ یہ آسان ہے۔ جب اس لفظ کو خدا کے ساتھ وابستہ کیا جاتا ہے تو اس مطلب ہے جس کا نہ کوئی شروع ہو اور نہ آخر ہمیشہ تک قائم رہنے والا جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور جب آپ ابدی زندگی کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کے ذہن میں وہ زندگی ہوتی ہے جو خدا کی زندگی ہے۔ اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے۔ ''جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اسکے پاس زندگی نہیں'' تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابدی زندگی صرف خدا کے بیٹوں کے پاس ہی ہے ایک ایسی زندگی جس کا خاتمہ نہ ہو گا یہ درست ہے۔ اس وقت آپ کی زندگی میں کچھ ہے وہ ابدی ہے۔ بغیر شروع اور اختتام کے۔ یہ خدا کا روح ہے۔ جو خدا کا ایک حصہ ہے۔ یہ خدا کی زندگی ہے۔

134-3 اب اگر ایک گنہگار جہنم میں جا کر وہی چیز حاصل کرتا ہے جو آپ آسمان میں داخل ہو کر حاصل کرتے ہیں تو پھر اس کے پاس بھی اس قسم کی زندگی ہے جو آپ کے پاس ہے۔

134-4 تاہم ہوسکتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوں جو یہ کہیں کہ ابدی زندگی سے مراد ہے خدا کے لوگوں کی فلاح و بہبود اور ایک ایسا لطف جو ملک کی خوشحالی سے وابستہ ہو۔ جب کہ گنہگار اپنی سزا تک پہنچتا ہے۔ یوں کہہ کر ہم دوسری موت کو سزا کی کیفیت اور جگہ تک محدود کر دیتے ہیں۔ ابدی زندگی کا مطلب ہے آسمان اور ابدی سزا کا مطلب ہے جہنم۔ جو شخص علم الٰہیات کا ماہر ہو کر اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہو، آپ اس پر حیران ہونگے۔ لیکن کیا آپ کو علم ہے کہ یہ کیا کرتا ہے؟ یہ بات ابدی زندگی کو جغرافیے کے ساتھ وابسطہ کر دیتی ہے نہ کہ ایک شخص کے ساتھ۔ ابدی زندگی خدا ہے۔ خداوند یسوع مسیح۔ کوئی اس بات کو کیوں کر مان سکتا ہے کہ ابدی زندگی ایک مقام کو ظاہر کرتی ہے یہ بات سوچ کر میں چکرانے لگ جاتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوں۔

135-1 نہیں جناب ۔صرف ایک ہی ابدی زندگی ہے اور وہ خدا کے پاس ہے اگر ہمارے پاس خدا ہے تو ہمارے پاس اس میں اور اس کے ذریعے ابدی زندگی ہے۔

135-2 پس آپ نے دیکھا ہے کہ لفظ ابدی کو ہمیشہ مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن جب اسے خدا کے ساتھ وابستہ کیا جاتا ہے تو جو کچھ وہ ہے اس کا صرف ایک ہی مطلب ہے۔ یہ خدا کی معیاد ہے۔آپ اسے کسی اور چیز کے ساتھ منسوب نہیں کر سکتے۔ اکیلا خدا ہی ہے جو ابدی ہے اور چونکہ وہ زندہ ہے ہم بھی اس کے ساتھ زندہ ہیں۔

135-3 براہِ کرم کسی کو یہ نہ کہنے دیں کہ میں آگ کی جھیل اور سزا کو نہیں مانتا۔ میں اسے مانتا ہوں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ یہ کتنی مدت تک جاری رہے گی۔لیکن آخرکار یہ ہٹالی جائے گا۔ مکاشفہ 21:8 میں لکھا ہے کہ گنہگاروں کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہوگا لیکن اس لفظ کا اصلی ترجمہ ''حصہ'' نہیں بلکہ ''وقت'' ہے۔

135-4 چنانچہ بدکار لوگ جہنم (پاتال یا قبر) میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کو آگ کی جھیل میں۔ خدا سے الگ۔ یہ کس قدر ہولناک بات ہوگی۔

135-5 لیکن راست بازوں کے ساتھ ایسا نہ ہوگا۔ ان کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان کو خدا نے مخلصی دلائی ہے وہ اس کی گود میں ہیں۔ وہ غالب آئے ہوئے لوگ ہیں اور وہ کون ہے جو غالب آتا ہے؟ وہ جس کا ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے۔

135-6 غالب آنے والا ایماندار کیونکر بچے گا اور ابدی زندگی اور روحانی مسرت کے دائرہ میں داخل ہوگا۔ اس لیے کہ یسوع نے ہمیں گناہوں سے چھڑانے کے لیے قیمت ادا کی ہے۔اس نے جدائی کے رخنے کو پُر کیا ہے۔اور ہم جو پہلے دور تھے اب اس کے خون کے باعث نزدیک ہوگئے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

135-7 ان پر سزا کا حکم کبھی نہ ہوگا۔ وہ کبھی بھی آگ کی جھیل میں نہ ہوں گے ۔ وہ کبھی نہ ضائع ہونگے ،اس لیے کہ وہ ان میں سے ایک کو بھی نہ کھوئے گا۔ مخلصی یافتہ ہر شخص اس جگہ کے سوا جہاں یسوع ہے اور کہیں نہ ہوگا۔

135-8 آپ جانتے ہیں کہ یہ اس طرح کیوں ہوگا؟ میں اسے آپ کی خاطر بیان کرونگا۔ میرا ایک چھوٹا بیٹا ہے جس کا نام جوزف ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو وہ میرا ایک حصہ ہے۔ اگر میں ایک امیر آدمی ہوتا تو سب سے بُرا کام جو میں کر سکتا وہ یہ ہوتا کہ میں اسے اپنی جائیداد سے عاق کر دیتا لیکن اس کو بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ۔ چونکہ وہ میرا حصہ ہے اس لیے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آیئے یہاں خون کا معائنہ کریں۔ جب اس کے خون کو میرے خون کیساتھ ملائیں تو یہ ثابت کرے گا کہ جوزف میرا بیٹا ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے۔ یہ خون کا معائنہ ہے جو دکھاتا ہے کہ آپ خدا کے ہیں یا نہیں ۔

136-1 میں اس وقت کو سوچے بغیر نہیں رہ سکتا جب میں (Colorado) کلوراڈر میں گلہ چرایا کرتا تھا۔ اگر ہم اپنے گلوں کو حکومت کی چراگاہ میں چرانا چاہتے تو پہلے ہمیں اپنے گلوں کا حکومت سے معائنہ کرانا پڑتا۔ اور اگر کسی مویشی کے کان پر خون کا نشان نہ ہوتا تو وہ اس کو چراگاہ میں چرانے کی اجازت نہ دیتے ۔ یہ نشان ظاہر کرتا تھا کہ یہ اصلی خون ہے چراگاہوں کی دیکھ بھال کرنیوالے مویشیوں کی نسل کا امتیاز نہ کرتے بلکہ وہ صرف نشان کو دیکھتے کہ اسکا خون درست ہے یا نہیں ۔ ہلیلو یاہ۔ اگر یہ ٹھیک خون ہے تو اسے ٹھیک رہنا ہوگا۔

136-2 آپ کو علم ہوگا کہ خدا نے زمین پر نظر کی اور کہا کہ " جو جان گناہ کریگی سو وہ مرے گی " وہ مجھ سے جدا ہو چکی ہے۔ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتی ۔ ہم جانتے ہیں کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ سب مر گئے سب الگ کئے گئے تھے اور ایک دن آئیگا جب وہ معمولی سی زندگی بھی ختم کر دی جائے گی اور سب کچھ تمام ہو جائے گا۔ لیکن خدا نے اپنی محبت اور پیار کے طفیل ایک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانور کو لے کر میری خاطر اس کی زندگی کو لے لیا۔

3-136 پرانے عہد نامے میں گنہگار ایک برہ لے کر آتا اور وہ اپنا ہاتھ اس کے اوپر رکھتا جب کہ کاہن برے کی گردن کو کاٹتا۔ اس نے خون کو بہتے ہوئے محسوس کیا۔ اور ممیانے کی آواز سنی اس نے جان کنی میں جسم کی اکڑاہٹ کو محسوس کیا۔ اس نے دیکھا کہ چھڑکے ہوئے لہو کا دھواں خدا کی طرف اوپر چڑھا۔ وہ جانتا تھا کہ برّے نے اسکی جگہ لی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ برّے کی زندگی اسکی زندگی کے تاوان کے طور پر دی گئی ہے لیکن وہ زندگی جانور کی زندگی کے تاوان کے طور پر دی گئی۔ لیکن وہ زندگی جانور کی زندگی ہوتی تھی اس لیے وہ دوبارہ واپس آ کر گنہگار کو صاف نہ کرسکتی تھی۔ اس لیے اسے گناہ کرنے کی خواہش کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا تھا۔ وہ اپنے ذہن میں گناہ کو لیے چلا جاتا اور ایک سال کے بعد اسی چیز کی قربانی دینے کے لیے واپس آجاتا۔

4-136 لیکن نئے عہد نامے میں یہ ایسے نہیں ہے۔ ہمارا مرنے والا برہ خدا کا بیٹا ہے جس نے بہتوں کی خاطر اپنے خون کو فدیے میں دے دیا۔ ایمان کے ساتھ ہم آگے بڑھتے اور اپنے ہاتھ اس برے پر رکھ دیتے ہیں ہم اس کے خون آلودہ زخموں، زخمی پیٹھ اور ظالم کانٹوں کو اس کی بھنوؤں کو پھاڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اس کے درد کو محسوس کرتے اور یہ پکار سن رہے ہیں کہ ''اے میرے خدا! اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اور کیا ہوا؟ وہ زندگی جو اس خون میں تھی توبہ کرنے والے کے پاس آئی۔ وہ زندگی جو اس میں تھی ہمارے پاس آئی وہ زندگی جو اس میں تھی ہمارے پاس واپس آئی اور ہم مزید گناہ نہ کرنے کی خواہش کے ساتھ واپس گئے اور اب ہم جسم کی خواہشوں اور کاموں سے نفرت کرتے ہیں۔

1-137 ہماری طرف دیکھیں ہماری زندگی کیا ہے؟ صرف ایک چھوٹا سا جرثومہ جو ہمارے باپ میں سے وارد ہوا۔ عورت کے اندر بچے پیدا کرنے والے جرثومے نہیں ہوتے۔ وہ صرف بیضہ مہیا کرتی ہے۔ وہ بچے کو رکھنے کی ایک جگہ ہے۔ لیکن خون مرد کے ذریعے ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ عورت مرد کے نام کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپناتی ہے۔ بچے بھی اس کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ ماں صرف ان بچوں کو محفوظ رکھنے کی ایک جگہ ہے جنہیں وہ پیدا کرتی ہے۔

137-2 یہی وہ چیز ہے جو ہماری مخلصی کے لیے وقوع میں آئی۔ روح القدس نے مریم پر سایہ کیا اور اس نے ایک بیٹے کو جنم دیا اور اسکو یسوع کے نام سے پکارا گیا۔ عظیم خالق نے نیچے آ کر ہمارے گناہوں کی قربانی دی۔ اسکا خون خدا کا خون تھا۔ بالکل وہ یہی چیز تھا۔ خدا کا وہ خون بہایا گیا اور جب وہ دکھ کی حالت میں مرا تو روح نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد پھر وہی زندگی (روح) توبہ کرنے والے گنہگار کے پاس واپس آئی اور اس کو آزاد کیا۔ اب گنہگار کو سال بہ سال واپس آ کر قربانیاں گزراننے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ صرف ایک ہی قربانی گزراننے سے وہ گناہ کے قبضے سے ہمیشہ کے لیے چھڑا لیا گیا۔ اور اس نے مسیح کی زندگی کو حاصل کیا جس کے ذریعے اب وہ دنیا، بدن اور شیطان پر فتح مندی کے ساتھ بادشاہی کرتا ہے۔

137-3 یہ خدا نے کیا ہے۔ اس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس نے دنیا کو جو گناہ کی وجہ سے لعنتی ہو چکی تھی پکار کر کہا "میں تمھیں ایک نشان دونگا۔ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بچہ جنے گی یہ تمہارا نشان ہوگا یہ ہمیشہ کے لیے نشان ہوگا اور جس بچے کو وہ پیدا کریگی۔ وہ عمانوایل (خدا ہمارے ساتھ) ہوگا۔

137-4 خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ کسی آدمی کے ذریعے نہیں بلکہ روح القدس کے ذریعے اور جس مقصد کے لیے موت کو بنایا گیا تھا اس کے لیے ایک کنواری کے پیٹ میں سکونت پذیر ہوا۔ عورت کی نسل اس لیے آئی کہ وہ ہماری نجات کے لیے کچلی جائے۔ جب مریم پر روح القدس نے سایہ کیا تو اس نے اس کے پیٹ میں ہمارے خداوند کے بدن کو تخلیق کیا۔ وہ بدن خلق کیا گیا۔ یہ خدا کی خلقت کا مبدا تھا۔ یسوع یہی کچھ تھا۔ اور یہ مولودِ مقدس خدا کے خون سے معمور تھا وہ مسکن پیدا ہوا۔ اور بڑھ کر ایک آدمی بنا۔ وہ یردن پر گیا اور وہاں یوحنا نے اس قربانی کو دریائے یردن میں دھویا اور جب وہ پسندیدہ قربانی پانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں سے اوپر آئی تو خدا نے نیچے آ کر اس میں سکونت اختیار کی اور اسے بے اندازہ روح سے معمور کر دیا۔ اور جب وہ مرا اور اس نے اپنا خون بہایا تو خدا کی کامل زندگی کو چھوڑ ا گیا کہ وہ ہر اس گنہگار پر واپس آئے جو مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرے۔

138-1 اوہ! یہ کس قدر متاثر کرنے والی بات ہے۔ یہواہ گوبر کے ڈھیر کے قریب روتا ہوا پیدا ہوا۔ یہواہ تنکوں کی چرنی میں پیدا ہوا۔ متکبر اور مصنوعی عالموں کے لیے جنھوں نے اپنے علم الٰہیات کے نظریات کو تقویت دے رکھی ہے اور خدا کی سچائی کا انکار کیا ہے۔ یہ ایک ابدی نشان ہے۔ یہواہ خدا ایک رونے والے بچے کی طرح بدبودار ڈھیر کے پاس۔ پھر ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں فخر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہمیں اپنے ناک کو پکڑنے۔ نکتہ چینی اور ایکٹنگ کرنے کا حق حاصل ہے۔ گویا ہم کچھ ہیں۔ آپ کا حقیقی نشان یہاں ہے۔ یہ اصلی ہے۔ یہواہ ایک بچے کی طرح کھیل رہا ہے۔ یہواہ ایک بڑھئی کی دوکان میں کام کر رہا ہے۔ یہواہ مچھیروں کے پاؤں دھو رہا ہے۔

138-2 ''میں تمھیں ایک نشان دونگا''۔ خدا نے فرمایا۔ کسی سفید کالر پہنے ہوئے کاہن کا نہیں۔ دولت اور قوت کا نشان نہیں۔ اس نشان میں ایسی کوئی خوبی نہیں جس کو آپ چاہیں۔ پسند کریں یا موزوں سمجھیں یہ ایک ابدی نشان ہے۔ یہ سب نشانوں سے بڑا نشان ہے۔ یہواہ کچہری کے احاطہ میں زخمی اور لہولہان کھڑا ہے اسکی پیشانی میں کانٹے ہیں اور اس کا چہرہ تھوک سے بھرا ہوا ہے۔ اسکا تمسخر اڑایا جا رہا ہے اور وہ ایک حقیر سا شخص بنا کھڑا ہے۔ یہواہ کو ذلیل اور ردّ کیا گیا۔ وہ صلیب کے اوپر برہنہ لٹکا ہوا ہے۔ جب کہ ریاکار لوگ اس پر لعن طعن کر کے کہہ رہے ہیں کہ وہ صلیب سے اتر آئے۔ یہواہ مر رہا ہے۔ یہواہ دعا کر رہا ہے اور کچھ وقوع میں نہیں آ رہا ہے۔ اب یہ سب لوگوں کے لیے ایک نشان ہے۔ اسکی مانند اور کوئی نہیں۔ یہ سب سے بڑا نشان ہے۔

138-3 اس کے بعد زمین پر تاریکی چھا گئی۔ انہوں نے اسے قبر میں رکھ دیا وہاں وہ تین دن رات تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس وقت تک رہا۔ جب تک کہ وہ رات کی تاریکی کو توڑ کر باہر نہ نکل آیا۔ یہواہ باہر نکل آیا۔ یہواہ عالمِ بالا پر چڑھ گیا۔ پھر یہواہ اپنی کلیسیا میں رہنے کے لیے واپس آیا۔ یہواہ ایک زور کی آندھی اور آگ کے شعلوں کے ساتھ آیا۔ یہواہ اپنی کلیسیا کے درمیان چلنے پھرنے اور اپنے لوگوں کو قوت سے مزین کرنے کے لیے واپس آیا۔ ایک بار پھر یہواہ آیا۔ لیکن اس بار اپنے لوگوں کے اندر سکونت کرنے کے لیے اور اب پھر یہواہ بیماروں کو تندرست کرتا ہے۔ مردوں کو زندہ کر کے اپنے آپ کو روح کے ذریعے ظاہر کرتا

ہے۔ یہواہ واپس آیا۔ وہ زبانوں میں باتیں کرتا ہے اور ترجمے کے ذریعے جواب دیتا ہے۔

138-4 یہواہ نیچے آیا اور اس نے ایک فاحشہ عورت کو زندگی دی کہ دوبارہ گناہ نہ کرے۔ وہ شرابیوں کے پاس اس وقت آیا جب وہ بے ہوش گندی نالیوں میں پڑے تھے۔ ہاں۔ یہواہ آیا کہ بدن کے اندر اور بدن کے وسیلے ظاہر ہو۔ یہواہ آیا۔ خدا جو ہمارے جلال کی امید ہے ہمارے اندر ہے۔

138-5 ہاں یسوع نے آ کر اپنا خون بہایا اور قیدیوں کو آزاد کرایا۔ وہ آیا اور آ کر اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو چھڑایا۔ اس نے ان کو ابدی زندگی دی اور وہ کبھی ہلاک

نہ ہوں گی۔ وہ ان میں سے ایک کو بھی نہ کھوئیگا۔ بلکہ آخری دن ان کو زندہ کرے گا۔ ہیلیلو یاہ۔ دوسری موت ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس میں کوئی طاقت

نہیں۔ اس کا ان پر کوئی اختیار نہیں۔ کیونکہ وہ برے کے ہیں اور جہاں کہیں وہ جاتا ہے وہ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

Pastor Javed George

J-496 Dhok Ellahi BukshRawalpiondi-Pakistan

0312-0514058/0343-2083259

http://thewordrevealed.info/

Email:javedgeorge888@gmail.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com